تخریج شدہ

كَشْفُ الْأَسْرَارِ
فِي
مَحَبَّةِ الْمَوْجُوْدَاتِ لِسَيِّدِ الْأَبْرَارِ ﷺ

(حضور ﷺ سے حیوانات، نباتات اور جمادات کی محبت)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱-۴ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴ / ۰۷-۹-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۱۱۴۴۲-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۱۶-۸۰ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

نام کتاب	:	كَشْفُ الأَسْرَار فِي مَحَبَّةِ الْمَوْجُوْدَاتِ لِسَيِّدِ الأَبْرَار ﷺ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	محمد اَفضل قادری، فیض اللہ بغدادی
معاونت	:	حسنین عباس
زیرِ اہتمام	:	فریدِ مِلّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اکتوبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت اِمپورٹڈ کاغذ	:	-/150 روپے

۞ ۞ ۞

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

فهرس

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ

مَحَبَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ فِي الْقُرْآنِ

(قرآنِ حکیم میں محبتِ رسول کا بیان)

۱.	فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ط اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ○

’’(اے حبیب والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لئے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تندخو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لئے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بیشک اللہ توکل والوں سے محبت کرتا ہے○‘‘

۲.	لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○

’’بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے○‘‘

۱:	آل عمران، ۳: ۱۵۹

۲:	آل عمران، ۳: ۱۶۴

٣. وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَرُسُلِهٖ ج وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ○

’’اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ (اے عامۃ الناس) تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کے لئے) چن لیتا ہے۔ سوتم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ، اورتقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے○‘‘

٤. فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا○

’’پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے ○‘‘

٥. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ.

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔‘‘

٦. مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا○

٣: آل عمران، ٣: ١٧٩

٤: النساء، ٤: ٤١

٥: النساء، ٤: ٦٤

٦: النسآء، ٤: ٨٠

''جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے رُوگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجاo''

۷. وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْکَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْکَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَکَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ اَنْزَلَ اللهُ عَلَيْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَ عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ؕ وَکَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْکَ عَظِيْمًاo

''اور (اے حبیب!) اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان (دغابازوں) میں سے ایک گروہ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ آپ کو بہکا دیں جبکہ وہ محض اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کا تو کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہےo''

۸. يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْکُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًاo

''اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نور (بھی) اتار دیا ہےo''

۷: النساء، ٤: ١١٣

۸: النساء، ٤: ١٧٤

٩. يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o

”اے اہلِ کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول (ﷺ) تشریف لائے ہیں جو تمہارے لئے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)o“

١٠. اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ o

”بیشک تمہارا (مددگار) دوست تو اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیںo

١١. وَ اَطِيْعُوا اللهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ o

”اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (خدا و رسول

٩: المائدة، ٥: ١٥

١٠: المائدة، ٥: ٥٥

١١: المائدة، ٥: ٩٢

ﷺ کی مخالفت سے) بچتے رہو، پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف (احکام کا) واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے (اور وہ یہ فریضہ ادا فرما چکے ہیں)o‘‘

۱۲. اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ قف یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَo

’’بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین (کی کائنات) کو چھ مدتوں (یعنی چھ ادوار) میں پیدا فرمایا پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر استواء (یعنی اس کائنات میں اپنے حکم و اقتدار کے نظام کا اجراء) فرمایا۔ وہی رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے (درآنحالیکہ دن رات میں سے) ہر ایک دوسرے کے تعاقب میں تیزی سے لگا رہتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے (سب) اسی کے حکم (سے ایک نظام) کے پابند بنا دیئے گئے ہیں۔ خبردار! (ہر چیز کی) تخلیق اور حکم و تدبیر کا نظام چلانا اسی کا کام ہے۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو تمام جہانوں کی (تدریجاً) پرورش فرمانے والا ہےo‘‘

۱۳. اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَی الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ط سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍo ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ج وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِo

۱۲: الاعراف، ۷: ۵٤

۱۳: الانفال، ۸: ۱۲۔۱۳

’’(اے حبیب مکرم! اپنے اعزاز کا وہ منظر بھی یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے فرشتوں کو پیغام بھیجا کہ (اصحابِ رسول کی مدد کے لئے) میں (بھی) تمہارے ساتھ ہوں، سوتم (بشارت ونصرت کے ذریعے) ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو میں ابھی کافروں کے دلوں میں (لشکرِ محمدی ﷺ کا) رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں، سوتم (کافروں کی) گردنوں کے اوپر سے ضرب لگانا اور ان کے ایک ایک جوڑ کر توڑ دیناo یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے تو بیشک اللہ (اسے) سخت عذاب دینے والا ہےo‘‘

۱٤. فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰـكِنَّ اللهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰـكِنَّ اللهَ رَمٰیج وَلِيُبْلِیَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًاط اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo

’’(اے سپاہیانِ لشکرِ اسلام!) ان کافروں کوتم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کر دیا اور (اے حبیبِ محتشم!) جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے اور یہ (اس لئے) کہ وہ اہل ایمان کو اپنی طرف سے اچھے انعامات سے نوازے، بیشک اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہےo‘‘

۱٥. قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی يَاْتِیَ اللهُ بِاَمْرِهٖط وَاللهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَo

---

۱٤: الانفال، ۸: ۱۷

۱٥: التوبة، ۹: ۲٤

’’(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتاo‘‘

۱٦. ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْکَ ج وَ مَا کُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْکُرُوْنَo

’’(اے حبیبِ مکرم!) یہ (قصّہ) غیب کی خبروں میں سے ہے، جسے ہم آپ کی طرف وحی فرما رہے ہیں، اور آپ (کوئی) ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ (برادرانِ یوسف) اپنی سازشی تدبیر پر جمع ہو رہے تھے اور وہ مکر و فریب کر رہے تھےo‘‘

۱۷. اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ ج وَ سَخَّرَ لَکُمُ الْفُلْکَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ج وَ سَخَّرَ لَکُمُ الْاَنْهٰرَo وَ سَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ج وَ سَخَّرَ لَکُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَo

’’اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور آسمان کی جانب سے پانی اتارا پھر اس پانی کے ذریعہ سے تمہارے رزق کے طور پر پھل پیدا کئے، اور اس نے تمہارے لئے کشتیوں کو مسخر کر دیا تاکہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی رہیں اور اس نے

۱٦: یوسف، ۱۲: ۱۰۲

۱۷: ابراهيم، ۱٤: ۳۲، ۳۳

تمہارے لئے دریاؤں کو (بھی) مسخر کر دیاo اور اس نے تمہارے فائدہ کے لئے سورج اور چاند کو (باقاعدہ ایک نظام کا) مطیع بنا دیا جو ہمیشہ (اپنے اپنے مدار میں) گردش کرتے رہتے ہیں، اور تمہارے (نظامِ حیات کے) لئے رات اور دن کو بھی (ایک نظام کے) تابع کر دیاo‘‘

۱۸. وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَاۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَo

’’اور وہی ہے جس نے (فضا و بر کے علاوہ) بحر (یعنی دریاؤں اور سمندروں) کو بھی مسخر فرما دیا تاکہ تم اس میں سے تازہ (و پسندیدہ) گوشت کھاؤ اور تم اس میں سے موتی (وغیرہ) نکالو جنہیں تم زیبائش کے لئے پہنتے ہو، اور (اے انسان!) تُو کشتیوں (اور جہازوں) کو دیکھتا ہے جو (دریاؤں اور سمندروں کا) پانی چیرتے ہوئے اس میں چلے جاتے ہیں، اور (یہ سب کچھ اس لئے کیا) تاکہ تم (دور دور تک) اس کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو اور یہ کہ تم شکر گزار بن جاؤo‘‘

۱۹. سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُo

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصٰی تک لے گئی جس

۱۸: النحل، ۱٦: ۱٤

۱۹: الاسراء، ۱۷: ۱

کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے o‘‘

۲۰. وَرَبُّکَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا o

’’اور آپ کا رب ان کو خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں (آباد) ہیں، اور بیشک ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت بخشی اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا کی o‘‘

۲۱. وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰـھُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰـھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰـھُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلاً o

’’اور بیشک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ہم نے ان کو خشکی اور تری (یعنی شہروں اور صحراؤں اور سمندروں اور دریاؤں) میں (مختلف سواریوں پر) سوار کیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور ہم نے انہیں اکثر مخلوقات پر جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے فضیلت دے کر برتر بنا دیا o‘‘

۲۲. وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا o

’’اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی) قرآن کے ساتھ (شب خیزی کرتے

۲۰: الاسراء، ۱۷: ۵۵

۲۱: الاسراء، ۱۷: ۷۰

۲۲: الاسراء، ۱۷: ۷۹

ہوئے) نمازِ تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لئے زیادہ (کی گئی) ہے یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔ (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اولین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے۔)o“

٢٣. وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًاo

”اور فرما دیجئے: حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، بیشک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہےo“

٢٤. وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo

”اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کرo“

٢٥. اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ط وَ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط اِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo

”کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے، تمہارے لئے مسخر فرما دیا ہے اور کشتیوں کو (بھی) جو اس کے امر (یعنی قانون) سے سمندر (و دریا) میں چلتی ہیں، اور آسمان (یعنی خلائی و فضائی کرّوں) کو زمین پر گرنے سے (ایک آفاقی نظام کے ذریعہ) تھامے ہوئے ہے مگر اسی کے حکم سے (جب وہ چاہے گا آپس میں ٹکرا جائیں

٢٣: الاسراء، ١٧: ٨١

٢٤: الانبياء، ٢١: ١٠٧

٢٥: الحج، ٢٢: ٦٥

گے)۔ بیشک اللہ تمام انسانوں کے ساتھ نہایت شفقت فرمانے والا بڑا مہربان ہےo‘‘

۲۶. اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍo

’’(لوگو!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے ان تمام چیزوں کو مسخّر فرما دیا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے (بھی) ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب (کی دلیل) کےo‘‘

۲۷. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًاo

’’فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہےo‘‘

۲۸. وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًاo

’’اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب

۲۶: لقمان، ۳۱: ۲۰

۲۷: الاحزاب، ۳۳: ۲۱

۲۸: الاحزاب، ۳۳: ۳۶

اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لئے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ یقیناً کھلی گمراہی میں بھٹک گیا٥‘‘

۲۹. هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا٥ تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَّ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا٥

’’وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے، اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے٥ جس دن وہ (مومن) اس سے ملاقات کریں گے تو ان (کی ملاقات) کا تحفہ سلام ہوگا، اور اس نے ان کے لئے بڑی عظمت والا اجر تیار کر رکھا ہے٥‘‘

۳۰. یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا٥ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا٥

’’اے نبیِّ (مکرم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے٥ اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)٥‘‘

۳۱. اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

۲۹: الاحزاب، ۳۳: ٤۳، ٤٤

۳۰: الاحزاب، ۳۳: ٤٥، ٤٦

۳۱: الاحزاب، ۳۳: ٥٦

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا○

''بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو○''

۳۲. وَ مَآ اَرْسَلْنٰـکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰـکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ○

''اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لئے خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے○''

۳۳. قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ○

''فرما دیجئے: حق آ گیا ہے، اور باطل نہ (کچھ) پہلی بار پیدا کرسکتا ہے اور نہ دوبارہ پلٹا سکتا ہے○''

۳۴. اِنَّـآ اَرْسَلْنٰـکَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ط وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ○

''بے شک ہم نے آپ کو حق و ہدایت کے ساتھ، خوشخبری سنانے والا اور (آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امت (ایسی) نہیں مگر اُس میں کوئی

۳۲: سبا، ۳۴: ۲۸

۳۳: سبا، ۳۴: ۴۹

۳۴: فاطر، ۳۵: ۲۴

(نہ کوئی) ڈر سنانے والا (ضرور) گزرا ہےo‘‘

۳۵. ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ وَھِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَھَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْھًا ط قَالَتَآ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَo

’’پھر وہ سماوی کائنات کی طرف متوجہ ہوا تو وہ (سب) دھواں تھا، سو اس نے اُسے (یعنی آسمانی کرّوں سے) اور زمین سے فرمایا خواہ باہم کشش و رغبت سے یا گریزی و ناگواری سے (ہمارے نظام کے تابع) آ جاؤ، دونوں نے کہا: ہم خوشی سے حاضر ہیںo‘‘

۳۶. اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًاo لِّیَغْفِرَ لَکَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَ یَهْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًاo وَّ یَنْصُرَکَ اللهُ نَصْرًا عَزِیْزًاo

’’(اے حبیبِ مکرم!) بیشک ہم نے آپ کے لئے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لئے کہ آپ کی عظیم جدّ و جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہوجائے)o تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کئے اور قربانیاں دیں) اور (یوں اسلام کی فتح اور امت کی بخشش کی صورت میں) آپ پر اپنی نعمت (ظاہراً و باطناً) پوری فرما دے اور آپ (کے واسطہ سے آپ کی امت) کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھےo اور اللہ آپ کو نہایت باعزت مدد و نصرت سے نوازےo‘‘

۳۷. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاo لِّتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَ رَسُوْلِهٖ

۳۵: فصلت، ٤١: ١١

۳٦: الفتح، ٤٨: ١۔ ٣

۳۷: الفتح، ٤٨: ٨، ٩

وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ط وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ○

’’بے شک ہم نے آپ کو (روزِ قیامت گواہی دینے کے لیے اعمال و احوالِ امت کا) مشاہدہ فرمانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے ○ تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان (کے دین) کی مدد کرو اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کرو ○‘‘

۳۸. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

’’(اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا ○‘‘

۳۹. وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ○ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ○ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ○ ذُوْ مِرَّةٍ ط فَاسْتَوٰى ○ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ○ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ○ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ○ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ○

۳۸: الفتح، ۴۸: ۱۰

۳۹: النجم، ۵۳: ۱۔ ۱۸

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى○ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى○ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى○ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى○ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى○ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى○ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى○

’’قسم ہے روشن ستارے (محمد ﷺ) کی جب وہ (چشم زدن میں شبِ معراج اوپر جا کر) نیچے اترے○ تمہیں (اپنی) صحبت سے نوازنے والے (یعنی تمہیں اپنے فیضِ صحبت سے صحابی بنانے والے رسول ﷺ) نہ (کبھی) راہ بھولے اور نہ (کبھی) راہ سے بھٹکے○ اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے○ اُن کا ارشاد سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے○ ان کو بڑی قوّتوں والے (رب) نے (براہِ راست) علم (کامل) سے نوازا○ جو حسنِ مُطلق ہے، پھر اُس (جلوۂ حُسن) نے (اپنے) ظہور کا ارادہ فرمایا○ اور وہ (محمد ﷺ شبِ معراج عالمِ مکاں کے) سب سے اونچے کنارے پر تھے (یعنی عالمِ خلق کی انتہاء پر تھے)○ پھر وہ (ربّ العزّت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا○ پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (انتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہو گیا)○ پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبدِ (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی○ (اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھا○ کیا تم ان سے اِس پر جھگڑتے ہو کہ جو انہوں نے دیکھا○ اور بیشک انہوں نے تو اُس (جلوۂ حق) کو دوسری مرتبہ (پھر) دیکھا (اورتم ایک بار دیکھنے پر ہی جھگڑ رہے ہو)○ سِدرۃ المنتھیٰ کے قریب○ اسی کے پاس جنت المأوٰی ہے○ جب نورِ حق کی تجلیّات سِدرَۃ (المنتھیٰ) کو (بھی) ڈھانپ رہی تھیں جو کہ (اس پر) سایہ فگن تھیں○ اور اُن کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (جس کو تکنا تھا اسی پر جمی رہی)○ بیشک انہوں نے (معراج کی شب) اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں○‘‘

۴۰. اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُo وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّo وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّo وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌo حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُo

’’قیامت قریب آ پہنچی اور چاند دو ٹکڑے ہوگیاo اور اگر وہ (کفّار) کوئی نشانی (یعنی معجزہ) دیکھتے ہیں تو مُنہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (یہ تو) ہمیشہ سے چلا آنے والا طاقتور جادو ہےo اور انہوں نے (اب بھی) جھٹلایا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلے اور ہر کام (جس کا وعدہ کیا گیا ہے) مقررّہ وقت پر ہونے والا ہےo اور بیشک اُن کے پاس (پہلی قوموں کی) ایسی خبریں آچکی ہیں جن میں (کفر و نافرمانی پر بڑی) عبرت و سرزنش ہےo (یہ قرآن) کامل دانائی و حکمت ہے کیا پھر بھی ڈر سنانے والے کچھ فائدہ نہیں دیتے؟o‘‘

۴۱. وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌo

’’اور (وہ وقت بھی یاد کیجئے) جب عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بیشک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسولِ (معظّم ﷺ) کی (آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے، پھر جب وہ (رسولِ آخر الزماں ﷺ) واضح نشانیاں لے کر اُن

۴۰: القمر، ۵۴: ۱۔۵

۴۱: الصف، ۶۱: ۶

کے پاس تشریف لے آئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے o‘‘

٤٢. عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًاo اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاo

’’(وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتا o سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیونکہ یہ خاصۂ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بیشک وہ اس (رسول ﷺ) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لئے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہے o‘‘

٤٣. اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًاo

’’بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول (ﷺ) بھیجا ہے جو تم پر (اَحوال کا مشاہدہ فرما کر) گواہی دینے والا ہے، جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول کو بھیجا تھا o‘‘

٤٤. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَo

’’میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوں o (اے حبیبِ مکرّم!) اس لئے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں o (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما السلام) کی قَسم اور (ان کی) قَسم جن کی ولادت ہوئی o‘‘

٤٢: الجن، ٧٢: ٢٦، ٢٧

٤٣: المزمل، ٧٣: ١٥

٤٤: البلد، ٩٠: ١۔٣

٤٥. اِنَّآ اَعْطَيْنٰکَ الْکَوْثَرَo فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْo اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُo

''بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہےo پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیہ تشکر ہے)o بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگاo''

٤٥: الکوثر، ١٠٨: ١۔٣

اَلْبَابُ الثَّانِي

مَحَبَّةُ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿حضور صلى الله عليه وآله وسلم سے حیوانات کی محبت کا بیان﴾

١. سُجُوْدُ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ تَعْظِيْمًا لَهُ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے جانوروں کے سجدۂ تعظیمی کا بیان﴾

٢. مَحَبَّةُ الْبَعِيْرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُونٹوں کی محبت کا بیان﴾

٣. مَحَبَّةُ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بکریوں کی محبت کا بیان﴾

٤. مَحَبَّةُ الظَّبْيَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہرنیوں کی محبت کا بیان﴾

٥. مَحَبَّةُ الْفَرَسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گھوڑوں کی محبت کا بیان﴾

٦. مَحَبَّةُ الْحِمَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دراز گوش کی محبت کا بیان﴾

٧. مَحَبَّةُ الْأَسَدِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شیر کی محبت کا بیان﴾

۸. مَحَبَّةُ الذِّئْبِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بھیڑیوں کی محبت کا بیان﴾

۹. مَحَبَّةُ الْوَحْشِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگلی بیل کی محبت کا بیان﴾

۱۰. مَحَبَّةُ الضَّبِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گوہ کی محبت کا بیان﴾

۱۱. مَحَبَّةُ الطُّيُوْرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پرندوں کی محبت کا بیان﴾

سُجُوْدُ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ تَعْظِيْمًا لَهُ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے لئے جانوروں کے سجدۂ تعظیمی کا بیان﴾

١/١. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ جَاؤُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسْنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطِشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا فَقَامُوْا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ، وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ، فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي

١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والدارمى فى السنن، باب: (٤)، ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٢٢، الرقم: ١٧، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٩/٨١، الرقم: ٩١٨٩، وعبد بن حميد فى المسند، ١/٣٢٠، الرقم: ١٠٥٣، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥، الرقم: ١٨٩٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢/١٧١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/٤، ٩، والمناوى فى فيض القدير، ٥/٣٢٩۔

الْعَمَلِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذِهِ بَهِيْمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَکَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَکَ؟

وفي رواية: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَکَ مِنَ الْبَهَائِمِ. فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا

...... الحديث. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَنَحْوَهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر (وہ کھیتی باڑی کے لئے) پانی بھرا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت استعمال کرنے (یعنی پانی لانے) سے روک دیا۔ انصار صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے۔ وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کوئی کام نہیں لینے دیتا۔ ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت کے باعث سوکھ گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اُٹھو، پس سارے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے)۔ آپ ﷺ احاطہ میں داخل ہوئے تو اُونٹ جو کہ ایک کونے میں تھا، حضور نبی اکرم ﷺ اُس اُونٹ کی طرف چل پڑے۔ انصار کہنے لگے: (یا رسول اللہ!) یہ اُونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اُونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھا یہاں تک (قریب آ کر) آپ ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسبِ سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے یہ دیکھ کر آپ ﷺ

کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں لہٰذا اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی فردِ بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اسے بیوی پر حاصل ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح کی حدیث دارمی اور طبرانی نے بھی روایت کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۲/۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهُ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَسْجُدُ لَکَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَکَ. فَقَالَ: اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوْا أَخَاكُمْ. وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ، كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى شَرْطِ السُّنَنِ.

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٧٦، الرقم: ٢٤٥١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧: ٢٩١، الرقم: ١٤٤٨٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥،٢٦٦، الرقم: ١٨٩٥ والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣: ٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٣١٠، والمناوي في فيض القدير، ٥: ٣٢٩۔

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اُونٹ آیا اور آپ ﷺ کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں جبکہ ہم آپ کو سجدہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی فردِ بشر کو حکم دیتا کہ وہ کسی اور کو سجدہ کرے تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اور اگر شوہر اسے حکم دے کہ وہ زرد پہاڑ کو سیاہ پہاڑ تک اور سیاہ پہاڑ کو سفید پہاڑ تک لے جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسا کرے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد سنن کی شرط پر ہیں۔

٣/٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُ فَحْلَانِ، فَاغْتَلَمَا. فَأَدْخَلَهُمَا حَائِطًا فَسَدَّ عَلَيْهِمَا الْبَابَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ لَهُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي جِئْتُ فِي حَاجَةٍ، وَأَنَّ فَحْلَيْنِ لِي اغْتَلَمَا وَأَنِّي أَدْخَلْتُهُمَا حَائِطًا وَسَدَدْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا، فَأُحِبُّ أَنْ تَدْعُوَ لِي أَنْ يُسَخِّرَهُمَا اللهُ لِي.

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٥٦، الرقم: ١٢٠٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥،٢٦٦، الرقم: ١٨٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، والمناوى فى فيض القدير، ٥: ٣٢٩۔

فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا مَعنَا. فَذَهَبَ حَتَّى أَتَى الْبَابَ فَقَالَ: افْتَحْ. فَأَشْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ. فَفَتَحَ الْبَابَ، فَإِذَا أَحَدُ الْفَحْلَيْنِ قَرِيْبٌ مِنَ الْبَابِ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ لَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتِنِي بِشَيءٍ أَشُدُّ بِهِ رَأْسَهُ وَأُمَكِّنُكَ مِنْهُ. فَجَاءَ بِخِطَامٍ فَشَدَّ بِهِ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، ثُمَّ مَشَى إِلَى أَقْصَى الْحَائِطِ إِلَى الْفَحْلِ الْآخَرِ. فَلَمَّا رَآهُ وَقَعَ لَهُ سَاجِدًا، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: ائْتِنِي بِشَيءٍ أَشُدُّ بِهِ رَأْسَهُ. فَشَدَّ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّهُمَا لَا يَعْصِيَانِكَ. فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ ذَلِكَ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَيْنِ فَحْلَيْنِ لَا يَعْقِلَانِ سَجَدَا لَكَ. أَفَلَا نَسْجُدُ لَكَ؟ قَالَ: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ. وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کے پاس دو اونٹ تھے وہ دونوں سرکش ہو گئے۔ اس نے ان دونوں کو ایک باغ کے اندر قید کر دیا اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ اس کے لیے دعا فرمائیں۔ (وہ جب حاضر ہوا تو) حضور نبی اکرم ﷺ انصار کے ایک گروہ میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس ایک حاجت لے کر حاضر ہوا ہوں۔ میرے دو اُونٹ ہیں جو سرکش ہو گئے ہیں۔ میں نے انہیں باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرا فرماں بردار بنا دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا:

اُٹھو، میرے ساتھ آؤ۔ پس آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ اس باغ کے دروازے پر تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھولو۔ اس شخص کو آپ ﷺ کے حوالے سے خدشہ تھا (کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جانور حضور نبی اکرم ﷺ پر حملہ کر دیں)۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: دروازہ کھولو۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔ دونوں اُونٹوں میں سے ایک دروازہ کے قریب ہی کھڑا تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو فوراً آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس کے ساتھ باندھ کر میں اسے تمہارے حوالے کر دوں۔ وہ صحابی ایک نکیل لے آیا تو آپ ﷺ نے اس سے اسے باندھ دیا اور اسے صحابی کے حوالے کر دیا۔ پھر آپ ﷺ باغ کے دوسرے حصے کی طرف چلے جہاں دوسرا اُونٹ تھا۔ اس نے بھی جب آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس صحابی سے کہا: مجھے کوئی چیز لا دو جس سے میں اس کا سر باندھ دوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا سر باندھ کر اسے صحابی کے حوالے کر دیا اور فرمایا: جاؤ اب یہ تمہاری نافرمانی نہیں کریں گے۔ جب صحابہ کرام نے یہ سارا واقعہ دیکھا تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ اونٹ جو کہ بے عقل ہیں آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی انسان کو یہ حکم نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے۔ اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤/٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّ نَاضِحًا لِبَعْضِ بَنِي سَلَمَةَ اغْتَلَمَ. فَصَالَ عَلَيْهِمْ وَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ حَتَّى عَطَشَتْ نَخْلَةٌ. فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

٤: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٢٨ وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، —

فَاشْتَکَی ذٰلِکَ إِلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْطَلِقْ. وَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُ. فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ النَّخْلِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا تَدْخُلْ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْکَ مِنْهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ادْخُلُوْا فَلَا بَأْسَ عَلَيْکُمْ. فَلَمَّا رَآهُ الْجَمَلُ، أَقْبَلَ يَمْشِي وَاضِعًا رَأْسَهُ حَتّٰی قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَجَدَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتُوْا جَمَلَکُمْ فَاخْطَمُوْهُ وَارْتَحِلُوْهُ. فَأَتَوْهُ فَخَطَمُوْهُ وَارْتَحَلُوْهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی سَلَمہ کے کسی شخص کا اُونٹ مستی میں آ گیا۔ وہ لوگوں پر حملہ آور ہونے لگا۔ اُن کے کام سے رُک گیا یہاں تک کہ کھجور کے درخت (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) خشک ہونے لگے۔ اس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس امر کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو چلیں۔ اور آپ ﷺ خود بھی اس کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جب بابِ نخل تک پہنچ گئے تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اندر داخل نہ ہوں کیونکہ مجھے اس سے آپ کے حوالے سے خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ اور فکر نہ کرو۔ جب اونٹ کی نظر آپ ﷺ پر پڑی تو سر جھکائے ہوئے چل کر آپ ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا، پھر سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے اونٹ کے پاس آؤ، اسے نکیل ڈالو اور اس پر کجاوہ رکھو۔ چنانچہ لوگوں نے آ کر اسے نکیل ڈالی اور اس پر کجاوہ رکھا۔‘‘

اس حدیث کو اِمام بیہقی نے ’’دلائل النبوۃ‘‘ میں روایت کیا ہے۔

--------- ٥/٢٦٥، ٢٦٦، الرقم: ١٨٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، وابن کثير في شمائل الرسول: ٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، والمناوی فی فيض القدير، ٥: ٣٢٩۔

٥/٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ قُعُوْدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ آتٍ. قَالَ: إِنَّ نَاضِحَ آلِ فُلَانٍ قَدْ أَبِقَ عَلَيْهِمْ. قَالَ: فَنَهَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَهَضْنَا مَعَهُ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا تَقْرُبْهُ، فَإِنَّا نَخَافُهُ عَلَيْكَ. فَدَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَعِيْرِ. فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ سَجَدَ. ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْبَعِيْرِ فَقَالَ: هَاتُوْا السِّفَارَ. قَالَ: فَجِيْءَ بِالسِّفَارِ فَوَضَعَهُ فِي رَأْسِهِ. وَقَالَ: ادْعُوْا لِي صَاحِبَ الْبَعِيْرِ. قَالَ: فَدُعِيَ لَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَكَ الْبَعِيْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَحْسِنْ عَلَفَهُ وَلَا تَشُقَّ عَلَيْهِ فِي الْعَمَلِ. قَالَ: أَفْعَلُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی اَوفی بیان کرتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی آنے والا آیا۔ اس نے کہا کہ فلاں گھرانے کا اونٹ بھاگ گیا ہے۔ آپ ﷺ اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے قریب نہ جائیے۔ ہمیں خطرہ ہے کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔ مگر آپ ﷺ اونٹ کے قریب چلے گئے۔ جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو سجدہ ریز ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: مہار لے آؤ۔ مہار لائی گئی تو آپ ﷺ نے وہ اس کے منہ میں ڈال دی۔ پھر فرمایا کہ اونٹ کے مالک کو بلا لو۔ جب مالک کو بلایا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اونٹ تمہارا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اسے عمدہ چارہ دو اور اس سے زیادہ مشقت والا کام نہ لو۔ اس نے عرض کیا: (ہاں) میں ایسا ہی کروں گا۔‘‘

٥: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٢٩۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے ’’دلائل النبوۃ‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٦/٦. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَيْنَ نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ وَوَضَعَ جِرَانَهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيْرِ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: بِعْنِيْهِ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ. فَقَالَ: لَا، بِعْنِيْهِ. قَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ، وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَا إِذْ ذَکَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَکَا کَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ. فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَکَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَکَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا عزوجل أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا، بِهِ جِنَّةٌ. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهِ فَقَالَ: اخْرُجْ إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذَلِکَ الْمَاءِ فَأَتَتْهُ الْمَرْأَةُ بِجُزُرٍ وَلَبَنٍ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَرُدَّ الْجُزُرَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَشَرِبُوْا مِنَ اللَّبَنِ.

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٠، ١٧٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٥٨، الرقم: ١٨٤، وعبد بن حميد فى المسند، ١: ١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، الرقم: ٣٤٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥، وابن عساکر فى تاريخ مدينه دمشق، ٤: ٣٦٩۔

فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم (ایک سفر میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے تین اُمور (معجزات) دیکھے۔ ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی رکھا جا رہا تھا۔ اس اونٹ نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلانے لگا اور اپنی گردن (از راہِ تعظیم) آپ ﷺ کے سامنے جھکا دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اس کا مالک حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: یہ اونٹ مجھے بیچتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں، حضور، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اسے مجھے بیچ دو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اور بے شک یہ ایسے گھرانے کی ملکیت ہے کہ جن کا ذریعہ معاش اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تمہارے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ اس اونٹ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اس نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ حضرت یعلی بن مروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ وہاں محوِ استراحت ہو گئے۔ اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ فگن ہو گیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اس نے اسے اجازت دے دی۔ پھر ہم وہاں سے آگے چلے اور ہمارا گزر پانی پر سے ہوا۔ وہاں ایک عورت تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جسے جن چمٹے ہوئے تھے۔ وہ اسے لے کر

آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے کی ناک کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: نکل جاؤ میں محمد، اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم آگے بڑھے۔ جب ہم اپنے سفر سے واپس لوٹے تو ہم دوبارہ اسی پانی کے پاس سے گزرے۔ پس وہی عورت آپ ﷺ کے پاس بھنا ہوا گوشت اور دودھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے بھنا ہوا گوشت واپس کر دیا اور اپنے صحابہ کو ارشاد فرمایا تو انہوں نے دودھ میں سے کچھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے بچے کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اس کے بعد ہم نے اس میں کبھی اس بیماری کا شائبہ تک نہیں پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٧/٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ حَتَّى إِذَا دَفَعْنَا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ بَنِي النَّجَّارِ إِذَا فِيْهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ. قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ حَتَّى أَتَى الْحَائِطَ. فَدَعَا الْبَعِيْرَ، فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ إِلَى الْأَرْضِ حَتَّى بَرَکَ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتُوْا خِطَامًا. فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى صَاحِبِهِ. قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٠، الرقم: ١٤٣٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٥، الرقم: ٣١٧١٩، وعبد ابن حميد فى المسند، ١/٣٣٧، الرقم: ١١٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٧، والتميمى فى الثقات، ٤/٢٢٣، الرقم: ٢٦١٥۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر سے واپس آئے۔ راستے میں ہم بنو نجار کے ایک باغ میں پہنچے تو ہمیں معلوم ہوا کہ باغ میں ایک سرکش اونٹ ہے جو باغ میں کسی کو داخل نہیں ہونے دیتا اور جو باغ میں داخل ہونا چاہے اس پر حملہ کر دیتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے اس بات کا ذکر حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور باغ میں داخل ہو گئے۔ آپ ﷺ نے اونٹ کو بلایا تو وہ اپنی گردن کو زمین کے ساتھ گھسیٹتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی لگام لاؤ۔ آپ ﷺ نے اسے لگام دی اور اسے اس کے مالک کے سپرد کر دیا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک زمین و آسمان میں سوائے سرکش جنوں اور انسانوں کے کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ تسلیم نہ کرتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٨/٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ بَعِيْرًا لَنَا قَطَّ فِي حَائِطٍ. فَجَاءَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: تَعَالَ. فَجَاءَ مُطَأْطِئًا رَأْسَهُ حَتَّى خَطَمَهُ وَأَعْطَاهُ أَصْحَابَهُ. فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّكَ نَبِيٌّ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا بَيْنَ

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٥٥، الرقم: ١٢٧٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، والأصبهانى فى دلائل النبوة، ١: ١٢٩، الرقم: ١٣٩۔

لَا يَبْتَغِيهَا أَحَدٌ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي نَبِيٌّ إِلَّا كَفَرَةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا ایک اونٹ ہے جو سرکش ہو گیا ہے اور باغ میں موجود ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس اُونٹ کے پاس آئے اور اس سے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ وہ اطاعت گزاری سے اپنا سر جھکاتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اسے لگام دے دی اور اسے اس کے مالکوں کے سپرد کر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسے لگتا ہے جیسے وہ جانتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو جہانوں میں سوائے نافرمان جنات اور انسانوں کے ہر کوئی جانتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹/۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ. وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالْمَقْدِسِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ،

۹: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ٢/٣٧٩، الرقم: ٢٧٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٣٠، الرقم: ٢١٢٩، و في ٦/١٣١، الرقم: ٢١٣٠۔

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور چند دیگر انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے اور اگر ایک دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور مقدسی نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی امام مقدسی کے ہیں۔

مَحَبَّةُ الْبَعِيرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ اُونٹوں کی محبت کا بیان﴾

١٠/١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی الله عنه قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اُونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم

١٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ٣/٢٣، الرقم: ٢٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٥، الرقم: ١٧٥٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٥٩، الرقم: ١٣٥، وأبو عوانة فى المسند، ١: ١٩٧، وأبو المحاسن فى معتصر المختصر، ٢: ١٩، والمزى فى تهذيب الكمال، ٦: ١٦٥، الرقم: ١٢٣٢، والشافعى فى تاريخ مدينة دمشق، ٢٧، ٢٤٩، الرقم: ٣٢٢٢۔

اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١١/١١. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِي حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدِيَّتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَابِتِهِمَا. وَجَاءَ بَعِيْرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ؟ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ. قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا. فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتَهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. وَأَتَى عَلَى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ. فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ فَوُضِعَتْ عَلَى قَبْرِهِ فَقَالَ: عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦، والخطيب البغدادى فى موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/٢٧٢، الرقم: ٢٧١ وابن حميد في المسند، ١/١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والنووي فى رياض الصالحين، ١/٢٤٣، الرقم: ٢٤٣ والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، ١٤٥، الرقم: ٣٤٣١۔

آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: استئذان الرجل الإمام، ۳/۱۰۸۳، الرقم: ۲۸۰۵، ومسلم في كتاب: المساقاة، باب: بيع البعير واستثناء ركوبه، ۳/۱۲۲۱، الرقم: ۷۱۵، وأبوعوانة في المسند، ۳/۲۴۹، الرقم: ۴۸۴۳۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا، فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ. فَقَالَ لِي: مَا لِبَعِيْرِکَ؟ قَالَ: قُلْتُ: عَيِيَ. قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ. فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ. فَقَالَ لِي: کَيْفَ تَرَى بَعِيْرَکَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَکَتُکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں حضور نبی اکرم اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتفاق سے حضور نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ آملے میں اپنے پانی ڈھونے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھکاوٹ کے باعث چل نہیں رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یہ تھک گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ پیچھے کی جانب تشریف لائے، اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی تو وہ آسانی سے دوسرے اونٹوں سے آگے چلنے لگا۔ پھر ارشاد فرمایا: اب تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: اب تو اچھا ہے۔ اسے آپ ﷺ کی برکت حاصل ہوگئی ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣/١٣. عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا مِنْ قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَنَا بَکْرَةٌ صَعْبَةٌ لَا يُقْدَرُ عَلَيْهَا قَالَ: فَدَنَا مِنْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَمَسَحَ ضَرْعَهَا، فَحَفَلَ فَاحْتَلَبَ.

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٣، الرقم: ١٩٧٧٧، والحارث في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٢٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٢٩.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بنی قیس کے ایک بزرگ کو اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہمارے پاس ایک سرکش اونٹنی تھی جو قابو میں نہ آتی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس اونٹنی کے پاس گئے، اس کے تھنوں پر دستِ اقدس پھیرا تو وہ دودھ سے بھر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوہا۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٤. عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ بَعِيرٌ يَعْدُو حَتَّى وَقَفَ عَلَى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ ﷺ: أَيُّهَا الْبَعِيرُ، اسْكُنْ. فَإِنْ تَكُ صَادِقًا فَلَكَ صِدْقُكَ، وَإِنْ تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْكَ كَذِبُكَ مَعَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَمَّنَ عَائِذَنَا وَلَيْسَ بِخَائِبٍ لَائِذُنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ هَذَا الْبَعِيرُ؟ فَقَالَ: هَذَا بَعِيرٌ قَدْ هَمَّ أَهْلُهُ بِنَحْرِهِ وَأَكْلِ لَحْمِهِ فَهَرَبَ مِنْهُمْ وَاسْتَغَاثَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ. فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ أَصْحَابُهُ يَتَعَادَوْنَ. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمُ الْبَعِيرُ عَادَ إِلَى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَلَاذَ بِهَا. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا بَعِيرُنَا هَرَبَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَلَمْ نَلْقَهُ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْكَ. فَقَالَ ﷺ: أَمَّا إِنَّهُ يَشْكُو إِلَيَّ، فَبِئْسَتِ الشِّكَايَةُ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: إِنَّهُ رُبِّيَ فِي أَمْنِكُمْ أَحْوَالًا، وَكُنْتُمْ تَحْمِلُوْنَ عَلَيْهِ فِي الصَّيْفِ إِلَى مَوْضِعِ الْكَلَاءِ. فَإِذَا كَانَ الشِّتَاءُ رَحَلْتُمْ إِلَى مَوْضِعِ الدِّفَاءِ. فَلَمَّا كَبِرَ

١٤: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، ١٤٥، الرقم: ٣٤٣١۔

اسْتَفْحَلْتُمُوْهُ، فَرَزَقَكُمُ اللهُ مِنْهُ إِبِلًا سَائِمَةً. فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ السَّنَةُ الْخَصْبَةُ هَمَمْتُمْ بِنَحْرِهِ، وَأَكْلِ لَحْمِهِ. فَقَالُوْا: قَدْ وَاللهِ، كَانَ ذٰلِكَ، يَارَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: مَا هَذَا جَزَاءُ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ مِنْ مَوَالِيْهِ؟ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّا لَا نَبِيْعُهُ وَلَا نَنْحَرُهُ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: كَذَبْتُمْ. قَدِ اسْتَغَاثَ بِكُمْ فَلَمْ تُغِيْثُوْهُ، وَأَنَا أَوْلَى بِالرَّحْمَةِ مِنْكُمْ. فَإِنَّ اللهَ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قُلُوْبِ الْمُنَافِقِيْنَ وَأَسْكَنَهَا فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَاشْتَرَاهُ عليه الصلاة والسلام مِنْهُمْ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الْبَعِيْرُ، انْطَلِقْ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى. فَرَغَى عَلَى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَةَ فَبَكَى عليه الصلاة والسلام. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ هَذَا الْبَعِيْرُ؟ قَالَ: قَالَ: جَزَاكَ اللهُ أَيُّهَا النَّبِيُّ، عَنِ الإِسْلَامِ وَالْقُرآنِ خَيْرًا. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: سَكَّنَ اللهُ رُعْبَ أُمَّتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَكَّنْتَ رُعْبِي. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: حَقَنَ اللهُ دِمَاءَ أُمَّتِكَ مِنْ أَعْدَائِهَا كَمَا حَقَنْتَ دَمِي. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: لَا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهَا بَيْنَهَا فَبَكَيْتُ. فَإِنَّ هَذِهِ الْخِصَالَ سَأَلْتُ رَبِّي فَأَعْطَانِيْهَا وَمَنَعَنِي هَذِهِ، وَأَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ عَنِ اللهِ تَعَالَى أَنَّ فَنَاءَ أُمَّتِي بِالسَّيْفِ. جَرَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه كَمَا قَالَ الْمُنْذَرِيُّ.

''حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک اُونٹ بھاگتا ہوا آیا اور حضور نبی

اکرم ﷺ کے سرِ انور کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا (جیسے کان میں کوئی بات کہہ رہا ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُونٹ! پرسکون ہوجا۔ اگر تو سچا ہے تو تیرا سچ تجھے فائدہ دے گا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اس جھوٹ کی سزا ملے گی۔ بے شک جو ہماری پناہ میں آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے امان دے دیتا ہے اور ہمارے دامن میں پناہ لینے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کے مالکوں نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کرلیا تھا۔ سو یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا ہے اور اس نے تمہارے نبی کی بارگاہ میں استغاثہ کیا ہے۔ ہم ابھی باہم اسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اس اونٹ کے مالک بھاگتے ہوئے آئے۔ جب اونٹ نے ان کو آتے دیکھا تو وہ دوبارہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے قریب ہوگیا اور آپ ﷺ کے پیچھے چھپنے لگا۔ ان مالکوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا یہ اونٹ تین دن سے ہمارے پاس سے بھاگا ہوا ہے اور آج یہ ہمیں آپ کی خدمت میں ملا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے سامنے شکایت کررہا ہے اور یہ شکایت بہت ہی بری ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہتا ہے کہ یہ تمہاری پاس کئی سال تک پلا بڑھا۔ جب موسم گرما آتا تو تم گھاس اور چارے والے علاقوں کی طرف اس پر سوار ہوکر جاتے اور جب موسم سرما آتا تو اسی پر سوار ہوکر گرم علاقوں کی جانب کوچ کرتے۔ پھر جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو تم نے اسے اپنی اونٹنیوں میں افزائش نسل کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے کئی صحت مند اونٹ عطا کئے۔ اب جبکہ یہ اس خستہ حالی کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو تم نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھا لینے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: خدا کی قسم، یا رسول اللہ! یہ بات من وعن اسی طرح ہے جیسے آپ نے بیان فرمائی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اچھے خدمت گزار کی اس کے مالکوں کی طرف سے کیا یہی جزا ہوتی ہے؟! وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اب ہم نہ اسے بیچیں گے اور نہ ہی اسے ذبح کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم

جھوٹ کہتے ہو۔ اس نے پہلے تم سے فریاد کی تھی مگر تم نے اس کی دادرسی نہیں کی اور میں تم سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی ہے اور اسے مومنین کے دلوں میں رکھ دیا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس اونٹ کو ان سے ایک سو درہم میں خرید لیا اور پھر فرمایا: اے اونٹ! جا، تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ اس اونٹ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سرِ مبارک کے پاس اپنا منہ لے جا کر کوئی آواز نکالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے جب چوتھی مرتبہ دعا کی تو آپ ﷺ آبدیدہ ہوگئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے پہلی دفعہ کہا: اے نبی مکرم! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قرآن کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آپ کی امت سے اسی طرح خوف کو دور فرمائے جس طرح آپ نے مجھ سے خوف کو دور فرمایا ہے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا کی: اللہ تعالیٰ دشمنوں سے آپ کی اُمت کے خون کو اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح آپ نے میرا خون محفوظ فرمایا ہے۔ اس پر بھی میں نے آمین کہا۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان جنگ وجدال پیدا نہ ہونے دے یہ سن کر مجھے رونا آ گیا کیونکہ یہی دعائیں میں نے بھی اپنے رب سے مانگی تھیں تو اس نے پہلی تین تو قبول فرما لیں لیکن اس آخری دعا سے منع فرما دیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ میری یہ امت آپس میں تلوار زنی سے فنا ہوگی۔ جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ چکا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری کہتے ہیں۔

مَحَبَّةُ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ بکریوں کی محبت کا بیان﴾

١٥/١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَکَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ. وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالْمَقْدَسِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور چند دیگر انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے اور اگر ایک دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

١٥: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ٣٧٩/٢، الرقم: ٢٧٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٣٠/٦، الرقم: ٢١٢٩، و في ١٣١/٦، الرقم: ٢١٣٠.

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور مقدسی نے روایت کیا ہے، اور مذکورہ الفاظ مقدسی کے ہیں۔

١٦/١٦. عَنِ الْوَضِيُنِ بُنِ عَطَاءٍ رضی الله عنه أَنَّ جَزَّارًا فَتَحَ بَابًا عَلَى شَاةٍ لِيَذُبَحَهَا، فَانُفَلَتَتُ مِنُهُ حَتَّى أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَاتَّبَعَهَا. فَأَخَذَهَا يَسُحَبُهَا بِرِجُلِهَا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: اِصُبِرِي لِأَمُرِ اللهِ وَأَنُتَ يَا جَزَّارُ، فَسُقُهَا إِلَى الْمَوُتِ سَوُقًا رَفِيُقًا. رَوَاهُ عَبُدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت وضین بن عطا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک قصاب نے بکری ذبح کرنے کے لئے دروازہ کھولا تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل بھاگی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آ گئی۔ وہ قصاب بھی اس کے پیچھے آ گیا اور اس بکری کو پکڑ کر ٹانگ سے کھینچنے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بکری سے فرمایا: اللہ عزوجل کے حکم پر صبر کر اور اے قصاب! تو اسے نرمی کے ساتھ موت کی طرف لے جا۔‘‘

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٧. عَنُ سَعُدٍ مَوُلَى أَبِي بَكُرٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَزَلُنَا مَنُزِلاً فَقَالَ لِي: يَا سَعُدُ، اذُهَبُ إِلَى تِلُكَ الْعَنُزِ فَاحُلِبُهَا وَعَهُدِي بِذَلِكَ الْمَكَانِ وَمَا فِيهِ عَنُزٌ فَأَتَيُتُهُ فَإِذَا عَنُزٌ حَافِلٌ فَحَلَبُتُهَا لَا

١٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/٤٩٣، الرقم: ٨٦٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٠٢، الرقم: ١٦٧٥، وابن رجب الحنبلى في جامع العلوم والحكم، ١/١٥٦، والمناوي في فيض القدير، ٦: ١٣٥۔

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٥٥، الرقم: ٥٤٩٦، والشاشي فى المسند، ١/٢١٥، الرقم: ١٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣١٣۔

أَدْرِي كَمْ مِنْ مَرَّةٍ ثُمَّ وَكَلْتُ بِهَا إِنْسَانًا وَشَغَلْتُ بِالرِّحْلَةِ فَذَهَبَتِ الْعَنْزُ فَاسْتَبْطَأَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَي سَعْدُ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ الرِّحْلَةَ شَغَلَتْنَا فَذَهَبَتِ الْعَنْزُ فَقَالَ: إِنَّ الْعَنْزَ ذَهَبَ بِهَا رَبُّهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے سعد! اُس بکری کی طرف جاؤ اور اس کا دودھ دوھ کر لاؤ۔ میں اس مکان سے واقف تھا اور اس میں کوئی بکری نہیں تھی۔ (حضور نبی اکرم ﷺ کے حکم پر) میں اس مکان کی طرف آیا اور اچانک دیکھا کہ اس میں ایک دودھ سے بھرے ہوئے تھنوں والی بکری ہے۔ میں نے اس کا دودھ دوہا اور میں نہیں جانتا کہ کتنی بار دوہا۔ پھر میں نے اس بکری کی ذمہ داری ایک شخص کو سونپی اور خود سفر میں مشغول ہو گیا۔ وہ بکری (وہاں سے) چلی گئی۔ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں تاخیر ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سعد! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بے شک سفر نے ہمیں مشغول کر دیا اور بکری چلی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک بکری کو اس کا مالک لے گیا ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٨. عَنِ ابْنَةٍ لِخُبَابٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: خَرَجَ أَبِي فِي غَزَاةٍ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَاهَدُنَا فَيَحْلِبُ عَنْزًا

١٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٢، الرقم: ٣١٧٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١١١، الرقم: ٢١١٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٨٧، الرقم: ٦٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣١٢۔

لَنَا فَكَانَ يَحْلِبُهَا فِي جَفْنَةٍ لَنَا فَتَمْتَلِئُ فَلَمَّا قَدِمَ خُبَابٌ حَلَبَهَا فَعَادَ حِلاَبُهَا كَمَا كَانَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی بیٹی روایت کرتی ہیں کہ میرے والد، حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں کسی غزوہ میں (شرکت کی غرض سے گھر سے) باہر تشریف لے گئے۔(والد کی غیر موجودگی میں) حضور نبی اکرم ﷺ ہماری دیکھ بھال فرماتے تھے اور ہماری بکری کا دودھ (بھی) دوہتے تھے۔ آپ ﷺ اس کا دودھ ہمارے پیالے میں دوہتے تھے یہاں تک کہ وہ بھر جاتا۔ جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ (واپس) گھر تشریف لائے اور بکری کا دودھ دوہا تو اس (کے تھنوں میں دوبارہ) دودھ لوٹ آیا جیسے وہ پہلے تھا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا يَافِعًا أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَقَدْ فَرَّا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَا: يَا غُلَامُ، هَلْ عِنْدَكَ مِنْ لَبَنٍ تَسْقِيْنَا قُلْتُ: إِنِّي

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٦٢/١، الرقم: ٤٤١٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٢٧/٦، الرقم: ٣١٨٠١، وأبو يعلى في المسند، ٤٠٢/٨، الرقم: ٤٩٨٥، وفي ٢١٠/٩، الرقم: ٥٣١١، والطيالسي في المسند، ٤٧/١، الرقم: ٣٥٣، والشاشي في المسند، ١٢٢/٢، الرقم: ٦٥٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٢٥/١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٥٠/٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ٥٨/١، الرقم: ٣٩، وابن حجر العسقلاني في مقدمة فتح الباري، ٢٩٩/١، والطبري في رياض النضرة، ٤٦٤/١، الرقم: ٣٨٥، وابن جوزي في صفوة الصفوة، ٣٩٥/١٢-

مُؤْتَمَنٌ وَلَسْتُ سَاقِيَكُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ عِنْدَکَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَتَيْتُهُمَا بِهَا، فَاعْتَقَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ الضَّرْعَ، وَدَعَا فَحَفَلَ الضَّرْعُ ثُمَّ أَتَاهُ أَبُوْ بَکْرٍ رضی الله عنه بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ، فَاحْتَلَبَ فِيْهَا، فَشَرِبَ، وَشَرِبَ أَبُوْ بَکْرٍ، ثُمَّ شَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: اقْلِصْ، فَقَلَصَ، فَأَتَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِکَ، فَقُلْتُ: عَلِّمْنِي مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ، قَالَ: إِنَّکَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ قَالَ: فَأَخَذْتُ مِنْ فِيْهِ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً لَا يُنَازِعُنِي فِيْهَا أَحَدٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُوْ يَعْلَی.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک نو عمر لڑکا تھا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ادھر تشریف لائے اور آپ دونوں مشرکین سے راہِ فرار اختیار کر کے آئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تمہارے پاس ہمیں پلانے کے لئے دودھ ہے؟ میں نے کہا: میں (کسی کی بکریوں پر) امین ہوں لہٰذا میں آپ کو دودھ نہیں پلا سکتا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک سالہ بکری ہے جس سے بکرے نے جفتی نہ کی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں (ہے)، میں ان دونوں کو اس بکری کے پاس لے کر آیا تو اسے حضور نبی اکرم ﷺ نے پکڑا اور اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی تو وہ تھن دودھ سے بھر آیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے دوہا، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیندے والا پتھر آپ ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں دودھ دوہا، پھر آپ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ دودھ نوش فرمایا اور پھر میں نے وہ دودھ پیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے تھن کو حکم دیا کہ وہ سکڑ جائے تو وہ سکڑ گیا (جس طرح وہ دودھ دوہنے سے پہلے تھا) پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی

(یا رسول اللہ!) جو کلمات آپ نے پڑھے وہ) مجھے بھی سکھایئے آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو سیکھنے والا لڑکا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ستر سورتیں سیکھیں، اور اس چیز میں میرا کوئی مدمقابل نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٠. عَنْ جَيْشِ بْنِ خَالِدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَخَرَجَ مِنْهَا مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةٍ رضي الله عنهما وَدَلِيْلُهُمَا اللَّيْثِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَرِيْقَطِ، مَرُّوْا عَلَى خَيْمَتَي أُمِّ مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيَّةِ وَكَانَتْ بَرْزَةً جَلْدَةً تَحْتَبِيْ بِفَنَاءِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ تَسْقِي وَتُطْعِمُ، فَسَأَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْهُ مِنْهَا فَلَمْ يَصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِکَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ: فَهَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِکَ قَالَ: أَتَأْذِنِيْنَ أَنْ أَحْلُبَهَا؟ قَالَتْ: بَلَى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي نَعَمْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَسَحَ

٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٤٨، الرقم: ٣٦٠٥، والحاكم في المستدرك، ٣/١٠، الرقم: ٤٢٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٣٠، والطبري في رياض النضرة، ١/٤٧٠، الرقم: ٣٨٧، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٥٩، ٦٠، الرقم، ٤٢، وابن عبد البر في الاستعاب، ٤/١٩٥٨، الرقم: ٤٢١٥، وابن جوزي في صفوة الصفوة، ١/١٣٧، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٧٧، الرقم: ١٤٣٧۔

بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللهَ ﷻ، وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ وَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ، فَحَلَبَ فِيْهَا ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوْا وَشَرِبَ آخِرُهُمْ ﷺ ثُمَّ أَرَاضُوْا ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا ثُمَّ بَايَعَهَا، ثُمَّ ارْتَحَلُوْا عَنْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت حبیش بن خالد صحابی رسول سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گائیڈ لیثی عبد اللہ بن اریقط مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے تو وہ اُم معبد خزاعیہ کے دو خیموں کے پاس سے گزرے اور وہ بڑی بہادر اور دلیر خاتون تھیں۔ وہ اپنے خیمے کے آگے میدان میں چادر اوڑھ کر بیٹھتی تھیں اور لوگوں کو کھلاتی پلاتی تھیں۔ ان حضرات نے ان سے کھجور یا گوشت دریافت کیا کہ خریدیں مگر ان میں سے کوئی چیز بھی ان کے پاس نہ پائی۔ لوگوں کا زادِ راہ ختم ہو چکا تھا اور لوگ قحط کی حالت میں تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے خیمہ کے ایک کونے میں ایک بھیڑ دیکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُم معبد! یہ بھیڑ کیسی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ وہ بکری ہے جس کو تھکن نے بکریوں سے پیچھے کر دیا ہے (جس کی وجہ سے اور بکریاں چرنے گئیں اور یہ رہ گئی ہے)۔ فرمایا: اس کا کچھ دودھ بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (اس بکری کے لئے دودھ دینا) اس سے (یعنی جنگل جانے سے) بھی زیادہ دشوار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہوں؟ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، ہاں اگر آپ اس کے دودھ دیکھیں (تو دوہ لیجئے) آپ ﷺ نے **بسم اللہ** پڑھ کر تھن پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ! اُم معبد کو ان کی بکریوں میں برکت دے۔ اس بکری نے ٹانگیں پھیلا دیں،

کثرت سے دودھ دیا اور فرمانبردار ہو گئی۔ آپ ﷺ نے ان کا وہ برتن مانگا جو ساری قوم کو سیراب کر دے۔ اس میں آپ ﷺ نے دودھ کو سیلاب کی طرح دوہا یہاں تک کہ کف اس کے اوپر آ گیا۔ آپ ﷺ نے اسے پلایا، اُم معبد نے پیا یہاں تک کہ وہ بھی سیراب ہوگئیں اور آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو پلایا، وہ بھی سیراب ہوگئے۔ سب سے آخر میں حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی نوش فرمایا اور فرمایا کہ قوم کے ساقی کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔ سب نے ایک بار پینے کے بعد دوبارہ پیا اور خوب سیر ہوگئے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی برتن میں ابتدائی طریقہ پر دوبارہ دودھ دوہا اور اس کو ام معبد کے پاس چھوڑ دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَحَبَّةُ الظَّبُيَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہرنیوں کی محبت کا بیان﴾

۲۱/۲۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَی قَوْمٍ قَدْ صَادُوْا ظَبْيَةً فَشَدُّوْهَا إِلَی عَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي وَضَعْتُ وَلِي خَشْفَانِ. فَاسْتَأْذِنْ لِي أَنْ أُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَعُوْدُ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذِهِ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَحْنُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَلُّوْا عَنْهَا حَتَّی تَأْتِيَ خَشْفَيْهَا تُرْضِعُهُمَا وَتَأْتِي إِلَيْكُمْ. قَالُوْا: وَمَنْ لَنَا بِذَلِکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَنَا. فَأَطْلَقُوْهَا فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ فَأَوْثَقُوْهَا. فَمَرَّ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ أَصْحَابُ هَذِهِ؟ قَالُوْا: هُوَ ذَا نَحْنُ، يَارَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: تَبِيْعُوْنِهَا؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، هِيَ لَکَ. فَخَلُّوْا عَنْهَا فَأَطْلَقُوْهَا فَذَهَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک گروہ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ایک ہرنی کو شکار کرکے ایک بانس کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ اس ہرنی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دو چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں

۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۳۵۸، الرقم: ۵۵۴۷، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۳۷۶، الرقم: ۲۷۴، و ابن كثير في شمائل الرسول، ۳۴۷۔

نے حال ہی میں جنا ہے۔ پس آپ ﷺ مجھے ان سے اجازت دلوا دیں کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے کہا: یارسول اللہ، ہم اس کے مالک ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر تمہارے پاس واپس آ جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی واپسی کی ہمیں کون ضمانت دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں۔ انہوں نے ہرنی کو چھوڑ دیا پس وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ انہوں نے اسے پھر باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ دوبارہ ان لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ ہم ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس ہرنی کو مجھے فروخت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ ہی کی ہے۔ پس انہوں نے اسے کھول کر آزاد کر دیا اور وہ چلی گئی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٢. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الصَّحْرَاءِ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْهِ: ’’يَارَسُوْلَ اللهِ‘‘ فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَ أَحَدًا. ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا ظَبْيَةٌ مُوْثَقَةٌ فَقَالَتْ: أُدْنُ مِنِّي، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ: حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: إِنَّ لِي خَشْفَيْنِ فِي ذَلِكَ الْجَبَلِ. فَخَلِّنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْكَ. قَالَ: وَتَفْعَلِيْنَ؟ قَالَتْ: عَذَّبَنِيَ اللهُ عَذَابَ الْعَشَّارِ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ. فَأَطْلَقَهَا فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ خَشْفَيْهَا ثُمَّ

٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٣٣١، الرقم: ٧٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١: ٣٢١، الرقم: ١١٧٦۔

رَجَعَتْ فَأَوْثَقَهَا. وَانْتَبَهَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ: لَکَ حَاجَةٌ، يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُطْلِقُ هَذِهِ. فَأَطْلَقَهَا فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ وَهِيَ تَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک صحراء میں سے گزر رہے تھے۔ کسی ندا دینے والے نے آپ ﷺ کو ’یارسول اللہ‘ کہہ کر پکارا۔ آپ ﷺ آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن آپ ﷺ کو سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے نزدیک تشریف لائیے۔ پس آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس سے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: اس پہاڑ میں میرے دو چھوٹے چھوٹے نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کردیجئے کہ میں جا کر انہیں دودھ پلا سکو پھر میں واپس لوٹ آؤں گی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دے۔ پس آپ ﷺ نے اسے آزاد کردیا۔ وہ گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر واپس لوٹ آئی۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ باندھ دیا۔ پھر اچانک وہ اعرابی (جس نے اس ہرنی کو باندھ رکھا تھا) متوجہ ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ہرنی کو آزاد کردو۔ پس اس اعرابی نے اسے فوراً آزاد کردیا۔ وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور وہ یہ کہتی جارہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَحَبَّةُ الْفَرَسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گھوڑوں کی محبت کا بیان﴾

۲۳/۲۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ: وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہلِ مدینہ (ایک دہشت ناک آواز کی وجہ سے) خوف زدہ ہو گئے۔ صحابہ کرام اس آواز کی طرف گئے۔ راستہ میں انہیں حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے، آپ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ کی گردن مبارک میں

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، باب: الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ، ۱۰۶۵/۳، الرقم: ۲۷۵۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، بَابُ فِي شجاعة النّبِي عليه السّلام وتقدمه للحرب، ۱۸۰۲/٤، الرقم: ۲۳۰۷، والبيهقي في دلائل النبوة، ١٥٣/٦، والروياني في المسند، ٤٨٨/٢، الرقم: ١٥١٤، وابن قانع في معجم الصحابة، ١٥٧/١۔١٥٨۔

تلوار (لٹک رہی) تھی اور آپ فرما رہے تھے! تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا، تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے اس (گھوڑے) کو سمندر کی طرح رواں دواں پایا، یا وہ سمندر تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ گھوڑا بہت آہستہ چلتا تھا (مگر حضور ﷺ کے اس پر سوار ہونے کی برکت سے یہ نہایت تیز رفتار ہوگیا)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۴/۲۴. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوْا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَی فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ: إِنَّهُ لَبَحْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سب لوگوں سے حسین و جمیل اور دلیر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا۔ لوگ آواز کی جانب دوڑے تو آپ لوگوں کو واپس آتے ہوئے ملے اور صورتِ حال کی خبر بھی لے آئے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور تلوار آپ کی گردن مبارک میں لٹک رہی تھی۔ آپ لوگوں سے فرما رہے تھے ڈرو نہیں، ڈرنے کی کوئی بات

۲۴: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب:الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، باب: الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ، ۳/۱۰۶۵، الرقم: ۲۷۵۱، ومسلم في الصحيح، کتاب الفضائل، بَابُ فِي شجاعة النّبِي عليه السلاَم وتقدمه للحرب، ۴/۱۸۰۲، الرقم: ۲۳۰۷، والبيهقي في دلائل النبوة، ۶/۱۵۳، والروياني في المسند، ۲/۴۸۸، الرقم: ۱۵۱۴، وابن قانع في معجم الصحابة، ۱/۱۵۷۔۱۵۸۔

نہیں ہے پھر ارشاد فرمایا: ہم نے اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔ یا یہ فرمایا: یہ تو دریا (کی طرح تیز رفتار) ہے (جبکہ اس سے پہلے وہ لاغر و کمزور گھوڑا تھا)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۵/۲۵. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا، جس کو مندوب کہتے تھے۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہو گئے، جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے (خطرے والی) کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے تو اس (گھوڑے) کو دریا کی طرح پایا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۶/۲۶. عَنْ جُعَيْلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ (فِي

۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب:الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا، باب: الِاسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاء، ۲/۹۲۶، الرقم: ۲٤۸٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، بَابُ: فِي شجاعة النّبِي عليه السلام وتقدمه للحرب، ٤/۱۸۰۲، الرقم: ۲۳۰۷، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/۱٥۳، والروياني في المسند، ۲/٤۸۸، الرقم: ۱٥۱٤۔

۲٦: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/۱٥۳، والروياني في المسند، ۲/٤۸۸، الرقم: ۱٥۱٤، وابن قانع في معجم الصحابة، ۱/۱٥۷۔۱٥۸۔

بَعْضِ غَزَوَاتِهِ) وَأَنَا عَلَى فَرَسٍ لِي عَجْفَاءَ ضَعِيْفَةٍ. قَالَ: فَكُنْتُ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ. فَلَحِقَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: سِرْ، يَا صَاحِبَ الْفَرَسِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَجْفَاءُ ضَعِيْفَةٌ. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِخْفَقَةً كَانَتْ مَعَهُ فَضَرَبَهَا بِهَا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَارِکْ لَهُ فِيْهَا. قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَا أَمْسِکُ رَأْسَهُ إِلَى أَنْ أَتَقَدَّمَ النَّاسَ. قَالَ: فَلَقَدْ بِعْتُ مِنْ بَطْنِهَا بِاثْنَي عَشَرَ أَلْفًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جعیل اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک غزوہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا۔ میں اپنی نڈھال و لاغر گھوڑی پر سوار تھا۔ میں لوگوں کے آخری گروہ میں تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے گھڑ سوار، آگے بڑھو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، یہ نڈھال و لاغر گھوڑی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا چابک ہوا میں لہرا کر گھوڑی کو مارا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ، جعیل کی اس گھوڑی میں برکت عطا فرما۔ جعیل کہتے ہیں: میں اس گھوڑی کو پھر قابو نہ کر سکا، یہاں تک کہ میں لوگوں سے آگے نکل گیا۔ نیز میں نے اس کے پیٹ سے پیدا ہونے والے بچے بارہ ہزار میں فروخت کیے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَحَبَّةُ الْحِمَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ دراز گوش کی محبت کا بیان﴾

۲۷/۲۷. عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِکٍ الْخَطَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: زَارَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى قُبَاءٍ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْجِعَ جِئْنَاهُ بِحِمَارٍ قَحَاطِيٍّ قَطُوْفٍ فَرَكِبَهُ. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا غُلَامٌ يَأْتِي مَعَکَ يَرُدُّ الدَّابَةَ. قَالَ: صَاحِبُ الدَّابَةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ارْکَبْ وَرُدَّهَا لَنَا. فَذَهَبَ فَرَدَّهُ عَلَيْنَا وَهُوَ هِمْلَاجٌ مَا يُسَايَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عصمہ بن مالک خطمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ قُباء کی طرف ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ نے واپس لوٹنے کا ارادہ فرمایا تو ہم آپ کے پاس ایک انتہائی خستہ حال اور سست رفتار دراز گوش (گدھا) لائے۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لڑکا آپ کے ساتھ آتا ہے تاکہ جانور واپس لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانور کا مالک اس کے اگلے حصہ کا زیادہ حقدار ہے (کہ وہ آگے بیٹھے)۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پر (صرف آپ ہی) سوار ہو جائیں اور پھر اسے ہماری طرف لوٹا دیں۔ آپ ﷺ (اس پر سوار ہو کر) چلے گئے اور جب ہمیں وہ جانور لوٹایا تو (آپ ﷺ کی برکت سے) وہ اس قدر تیز رفتار ہو چکا تھا کہ اس کا مقابلہ ہی نہیں کیا جا سکتا تھا۔''

۲۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۱۷۸، الرقم: ٤۷۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۰۷، والحسيني في البيان والتعريف، ۲/۷۹، والمناوي في فيض القدير، ٤/۱۸۷۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۲۸. عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: زَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَعْدًا فَقَالَ عِنْدَهُ، فَلَمَّا أَبْرَدُوْ جَاؤُوْا بِحِمَارٍ لَهُمْ أَعْرَابِيٍّ قَطُوْفٍ، قَالَ: فَوَطَؤُا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِقَطِيْفَةٍ عَلَيْهِ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَرَادَ سَعْدٌ أَنْ يَرِدِفَ ابْنُهُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِيَرُدَّ الْحِمَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ كُنْتَ بَاعِثَهُ مَعِي فَأَحْمِلْهُ بَيْنَ يَدَيَّ قَالَ: لَا بَلْ خَلْفَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَهْلُ الدَّابَةِ هُمْ أَوْلَى بِصَدْرِهَا قَالَ سَعْدٌ: لَا أَبْعَثُهُ مَعَكَ وَلَكِنْ رُدَّ الْحِمَارَ قَالَ: فَرَدَّهُ وَهُوَ هِمْلَاجٌ فَرِيْغٌ مَا يُسَايَرُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد کو شرفِ ملاقات بخشا۔ جب گرمی کی حدّت کم ہوئی تو وہ ایک خستہ حال اور سست رفتا دراز گوش (آپ ﷺ کے لئے) لے کر آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے اس گدھے پر مخمل ڈال دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس پر سوار ہوئے، پس سعد نے چاہا کہ اس کا بیٹا حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھ جائے تاکہ وہ گدھا واپس لے آئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے میرے ساتھ بھیجنا ہی چاہتے ہو تو اسے میرے آگے سوار کرو۔ اس نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! بلکہ آپ کے پیچھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سواری کا مالک اس کے آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اسے آپ کے ساتھ نہیں بھیجتا لیکن آپ خود ہی دراز گوش کو لوٹا دیجئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

۲۸: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/ ۱۷٦۔

نے اسے واپس لوٹایا وہ نہایت تیز رفتار ہوچکا تھا اور اس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٢٩. عَنْ أَبِي مَنْظُوْرٍ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَعْنِي خَيْبَرَ...... أَصَابَ فِيْهَا حِمَارًا أَسْوَدَ، مُكَبَّلًا قَالَ: فَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْحِمَارَ فَكَلَّمَهُ الْحِمَارُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا اسْمُکَ؟ قَالَ: يَزِيْدُ بْنُ شِهَابٍ أَخْرَجَ اللهُ تَعَالَى مِنْ نَسْلِ جَدِّي سِتِّيْنَ حِمَارًا كُلُّهُمْ لَا يَرْكَبُهُمْ إِلَّا نَبِيٌّ قَدْ كُنْتُ أَتَوَقَّعُکَ أَنْ تَرْكَبَنِي لَمْ يَبْقَ مِنْ نَسْلِ جَدِّي غَيْرِي وَلَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ غَيْرُکَ. قَدْ كُنْتُ قَبْلَکَ لِرَجُلٍ يَهُوْدِيٍّ وَكُنْتُ أَتَعَثَّرُ بِهِ عَمَدًا، وَكَانَ يُجِيْعُ بَطْنِي وَيَضْرِبُ ظَهْرِي، قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَنْتَ يَعْفُوْرُ. يَا يَعْفُوْرُ، قَالَ: لَبَّيْکَ ...... قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْكَبُهُ فِي حَاجَتِهِ وَإِذَا نَزَلَ عَنْهُ بَعَثَ بِهِ إِلَى بَابِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْبَابَ فَيَقْرَعُهُ بِرَأْسِهِ، فَإِذَا خَرَجَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الدَّارِ أَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ أَجِبْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ إِلَى بِئْرٍ كَانَتْ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ فَتَرَدَّى فِيْهَا جَزِعًا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَارَتْ قَبْرَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’ابو منظور بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو آپ ﷺ نے مالِ غنیمت میں ایک سیاہ گدھا پایا اور وہ پابہ زنجیر تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ

٢٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/ ٢٣٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/ ١٥١۔

نے اس سے کلام فرمایا تو اس نے بھی آپ ﷺ سے کلام کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میرا نام یزید بن شہاب ہے، اﷲ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا کئے، ان میں سے ہر ایک پر سوائے نبی کے کوئی سوار نہیں ہوا۔ میں توقع کرتا تھا کہ آپ مجھ پر سوار ہوں، کیونکہ میرے دادا کی نسل میں سوائے میرے کوئی باقی نہیں رہا اور انبیاء کرام میں سوائے آپ کے کوئی باقی نہیں رہا۔ میں آپ سے پہلے ایک یہودی کے پاس تھا، میں اسے جان بوجھ کر گرا دیتا تھا۔ وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مجھے مارتا پیٹتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: آج سے تیرا نام یعفور ہے۔ اے یعفور! اس نے لبیک کہا ...... راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس پر سواری فرمایا کرتے تھے اور جب اس سے نیچے تشریف لاتے تو اسے کسی شخص کی طرف بھیج دیتے۔ وہ دروازے پر آتا اسے اپنے سر سے کھٹکھٹاتا اور جب گھر والا باہر آتا تو وہ اسے اشارہ کرتا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بات سنے۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ اس دنیا سے ظاہری پردہ فرما گئے تو وہ ابو ہیثم بن تیہان کے کنویں پر آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق کے غم میں اس میں کود پڑا۔ وہ کنواں اس کی قبر بن گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مَحَبَّةُ الْأَسَدِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شیر کی محبت کا بیان ﴾

٣٠/٣٠. عَنْ سَفِيْنَةَ رضی الله عنه قَالَ: رَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي سَفِيْنَةٍ فَانْكَسَرَتْ فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْهَا فَطَرَحَنِي فِي أَجَمَةٍ فِيْهَا أَسَدٌ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِهِ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ، أَنَا مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ وَغَمَزَ بِمَنْكَبِهِ شِقِّي. فَمَا زَالَ يَغْمِزُنِي وَيَهْدِيْنِي إِلَى الطَّرِيْقِ حَتَّى وَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيْقِ. فَلَمَّا وَضَعَنِي هَمْهَمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَدِّعُنِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت سفینہ رضی الله عنہ سے مروی ہے: میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہوگیا۔ اس نے مجھے ایک ایسی جگہ پھینک دیا جو شیر کی کچھار تھی۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا کہ وہ (شیر) سامنے تھا۔ میں نے کہا: اے ابو الحارث (شیر کی کنیت)! میں حضور نبی اکرم ﷺ کا غلام ہوں۔ تو اس نے فوراً اپنا سر خم کر

٣٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٥، الرقم: ٤٢٣٥/٣/٧٠٢، الرقم: ٦٥٥٠، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/١٩٥، الرقم: ٦٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٨٠، الرقم: ٦٤٣٢، وابن راشد في الجامع، ١١/٢٨١، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/١٥٨، الرقم: ١١٤، والبغوي في شرح السنة، ١٣/٣١٣، الرقم: ٣٧٣٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٩۔

دیا اور اپنے کندھے سے مجھے اشارہ کیا اور وہ اس وقت تک مجھے اشارہ اور رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اس نے مجھے صحیح راہ پر نہ ڈال دیا۔ پھر جب اس نے مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا تو وہ دھیمی آواز میں غرایا۔ سو میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی، بغوی اور بخاری نے تاریخ کبیر میں روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۱/۳۱. عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ أَوْ أُسِرَ فِي أَرْضِ الرُّوْمِ. فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا بِالْأَسَدِ. فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ، أَنَا مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَإِنَّ مِنْ أَمْرِي كَيْتَ وَكَيْتَ. فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةً حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ. كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَتَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ. فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ.

رَوَاهُ ابْنُ رَاشِدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے ایک دفعہ روم کے علاقہ میں لشکرِ اسلام سے بچھڑ گئے یا وہ ارضِ روم میں قید کر دیئے گئے۔ وہ وہاں سے بھاگے تاکہ لشکر سے مل سکیں کہ اچانک ایک شیر ان کے سامنے آ گیا۔ انہوں نے اس سے کہا: اے ابو حارث! میں حضور نبی

۳۱: أخرجه معمر بن راشد في الجامع، ۱۱/۲۸۱، والبيهقي في دلائل النبوة، ۶/۴۶، واللالكائي في كرامات الأولياء، ۱/۱۵۹، الرقم: ۱۱۴، وابن كثير في شمائل الرسول، ۳۴۶، ۳۴۷، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/۴۰۰، الرقم: ۵۹۴۹۔

اکرم ﷺ کا غلام ہوں اور میرا معاملہ اس طرح ہے (کہ میں لشکر سے بچھڑ گیا ہوں)۔ یہ سننا تھا کہ شیر فوراً دُم ہلاتا ہوا ان کی طرف آیا اور ان کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ جب بھی وہ (کسی درندے کی) آواز سنتا تو وہ شیر فوراً حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے آگے آ جاتا (جب خطرہ ٹل جاتا تو) پھر وہ واپس آ جاتا اور ان کے پہلو میں چلنا شروع کر دیتا۔ وہ اسی طرح ان کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ وہ لشکر میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد شیر واپس لوٹ آیا۔‘‘

اس حدیث کو ابن راشد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَحَبَّةُ الذِّئْبِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ بھیڑیے کی محبت کا بیان﴾

٣٢/٣٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ فَأَخَذَهَا، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَأَقْعَى الذِّئْبُ عَلَى ذَنَبِهِ. قَالَ: أَلَا تَتَّقِي اللهَ تَنْزِعُ مِنِّي رِزْقًا سَاقَهُ اللهُ إِلَيَّ؟ فَقَالَ: يَا عَجَبِي، ذِئْبٌ مُقْعٍ عَلَى ذَنَبِهِ يُكَلِّمُنِي كَلَامَ الإِنْسِ؟ فَقَالَ الذِّئْبُ: أَلَا أُخْبِرُکَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِکَ؟ مُحَمَّدٌ ﷺ بِيَثْرِبَ يُخْبِرُ النَّاسَ بِأَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ. قَالَ: فَأَقْبَلَ الرَّاعِي يَسُوْقُ غَنَمَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ، فَزَوَاهَا إِلَى زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا، ثُمَّ أَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ. فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَنُوْدِيَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِلرَّاعِي: أَخْبِرْهُمْ. فَأَخْبَرَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَدَقَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُكَلِّمَ السِّبَاعُ الإِنْسَ، وَيُكَلِّمُ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَشِرَاکُ نَعْلِهِ،

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٣، ٨٨، الرقم: ١١٨٠٩، ١١٨٥٩، والحاكم في المستدرك، ٤: ٥١٤، الرقم: ٨٤٤٤، و عبد بن حميد في المسند ، ١: ٢٧٧، الرقم: ٨٧٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤١، ٤٢، ٤٣، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩١، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١: ١١٣، الرقم: ١١٦۔

وَيُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَدْ صَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: هَذَا إِسْنَادٌ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک بھیڑیا بکریوں پر حملہ آور ہوا اور ان میں سے ایک بکری کو اٹھا لیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور اس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیا پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر سرین پر بیٹھ گیا اور اگلی ٹانگوں کو کھڑا کرلیا اور اس نے چرواہے سے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق چھین رہے ہو؟ چرواہے نے حیران ہوکر کہا: بڑی حیران کن بات ہے کہ بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھا مجھ سے انسانوں جیسی باتیں کر رہا ہے؟ بھیڑیے نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب تر بات نہ بتاؤں؟ محمد ﷺ جو کہ یثرب (مدینہ منورہ) میں تشریف فرما ہیں لوگوں کو گزرے ہوئے زمانے کی خبریں دیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چرواہا فوراً اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور ان کو اپنے ٹھکانوں میں سے کسی ٹھکانہ پر چھوڑ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر اس نے آپ ﷺ کو اس معاملہ کی خبر دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے حکم پر با جماعت نماز کے لئے اذان کہی گئی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور چرواہے سے فرمایا: سب لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دو۔ پس اس نے وہ واقعہ سب کو سنایا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اس نے سچ کہا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ درندے انسان سے کلام نہ کریں اور انسان سے اس کے چابک کی رسی اور جوتے کے تسمے کلام نہ کریں۔ اس کی ران اسے خبر دے گی کہ اس کے بعد اس کے گھر والے کیا کرتے رہے ہیں۔''

اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً. فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ. قَالَ: فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلَى تَلٍّ، فَأَقْعَى وَاسْتَذْفَرَ فَقَالَ: عَمَدْتَ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللهُ عزوجل انْتَزَعْتَهُ مِنِّي. فَقَالَ الرَّجُلُ: تَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبًا يَتَكَلَّمُ. قَالَ الذِّئْبُ: أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ. وَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا. فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْلَمَ وَخَبَّرَهُ. فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهَا أَمَارَةٌ مِنْ أَمَارَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ. قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتَّى تُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ مَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ رَاهَوَيْهِ.

وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: تَفَرَّدَ بِهِ أَحْمَدُ وَهُوَ عَلَى شَرْطِ السُّنَنِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک بھیڑیا کسی چرواہے کی بکریوں کے پاس آیا اور اُن میں سے ایک بکری اٹھا کر لے گیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا یہاں تک

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٦، الرقم: ٨٠٤٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١١: ٣٨٣، الرقم: ٢٠٨٠٨، وابن راهويه في المسند، ١/٣٥٧، الرقم: ٣٦٠، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩١، والأزدي في الجامع، ١١: ٣٨٣، الرقم: ٢٠٨٠٨وعبد بن حميد في المسند ، ١: ٢٧٧، الرقم: ٨٧٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤١، ٤٢، ٤٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١: ١١٣، الرقم: ١١٦۔

کہ اس کے منہ سے بکری نکلوالی۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور وہاں اپنی پشت کے بل گھٹنے اوپر اٹھا کر بیٹھ گیا اور اپنی دم اوپر اٹھا کر کہنے لگا: تم نے میرے منہ سے وہ رزق چھین لیا ہے جو اللہ ﷻ نے مجھے عطا کیا تھا۔ اس چرواہے نے کہا: بخدا میں نے آج سا دن پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔ بھیڑیئے نے جواب دیا: اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ ایک آدمی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) دو میدانوں کے درمیان واقع نخلستانوں (مدینہ) میں بیٹھا جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے اُس کی خبریں لوگوں کو دے رہا ہے۔ وہ آدمی (یعنی چرواہا) یہودی تھا۔ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوگیا اور پھر اس نے آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی تصدیق کی اور پھر فرمایا: یہ قیامت سے قبل واقع ہونے والی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ وہ وقت قریب ہے کہ ایک آدمی اپنے گھر سے نکلے گا اس کی واپسی پر اس کے جوتے اور اس کا چابک اسے بتائیں گے کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا کیا۔"

اس حدیث کو امام احمد اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو تنہا امام احمد نے روایت کیا ہے اور یہ سنن کی شرائط پر ہے۔

٣٤/٣٤. عَنْ أُهْبَانَ بْنِ أَوْسٍ: كُنْتُ فِي غَنَمٍ لِي، فَكَلَّمَهُ الذِّئْبُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

"حضرت اُھبان بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی بکریوں کے پاس تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے مجھ سے (حضور نبی اکرم ﷺ کی نبوت کے متعلق) کلام کیا۔ پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر

٣٤: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٢/ ٤٤، الرقم: ١٦٣٣، والعسقلاني في فتح الباری، ٧/ ٤٥٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ٤٤۔

لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٣٥/٣٥. عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ ذِئْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وَفُوْدُ الذِّئَابِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَرْضَخُوْا لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُوْنَ عَلَى مَا سِوَى ذٰلِکَ؟ فَشَكَوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْحَاجَةَ. قَالَ: فَآذِنُوْهُنَّ. قَالَ: فَآذَنُوْهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت شمر بن عطیہ، مزینہ یا جہینہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ فجر ادا فرمائی۔ اچانک تقریباً ایک سو بھیڑیئے پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر اور اگلی ٹانگوں کو اٹھائے ہوئے اپنی سرینوں پر بیٹھے ہوئے (باقی) بھیڑیوں کے قاصد بن کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے گروہ صحابہ!) تم اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے تھوڑا بہت ان کا حصہ بھی نکالا کرو اور باقی ماندہ کھانے کو (ان بھیڑیوں سے) محفوظ کرلیا کرو۔ پھر انہوں (بھیڑیوں) نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی کسی حاجت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو۔ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے ان (بھیڑیوں) کو اجازت دی پھر وہ تھوڑی دیر بعد اپنی مخصوص آواز نکالتے ہوئے چل دیے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٣٥: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٢٥، الرقم: ٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤: ٣٧٦۔

٣٦/٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ الذِّئْبُ فَأَقْعَى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ بَصْبَصَ بِذَنَبِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا الذِّئْبُ وَهُوَ وَافِدُ الذِّئَابِ. فَهَلْ تَرَوْنَ أَنْ تَجْعَلُوْا لَهُ مِنْ أَمْوَالِكُمْ شَيْئًا؟ قَالَ: فَقَالُوْا بِأَجْمَعِهِمْ: لَا وَاللهِ، مَا نَجْعَلُ لَهُ شَيْئًا. قَالَ: وَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ حَجَرًا فَرَمَاهُ، فَأَدْبَرَ الذِئْبُ وَلَهُ عُوَاءٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الذِّئْبُ وَمَا الذِّئْبُ. رَوَاهُ ابْنُ رَاهَوَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک بھیڑیا آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنی دم ہلانے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھیڑیا دیگر بھیڑیوں کا نمائندہ بن کر تمہارے پاس آیا ہے۔ کیا تم ان کے لئے اپنے مال سے کچھ حصہ مقرر کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک زبان کہا: خدا کی قسم! ہم ایسا نہیں کریں گے۔ ایک شخص نے پتھر اٹھایا اور اس بھیڑیئے کو دے مارا۔ بھیڑیا مڑا اور غراتا ہوا بھاگ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واہ کیا بھیڑیا تھا، واہ کیا بھیڑیا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٣٧. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ بِالْمَدِيْنَةِ فِي أَصْحَابِهِ إِذْ أَقْبَلَ ذِئْبٌ فَوَقَفَ بَيْنَ

٣٦: أخرجه ابن راهويه في المسند، ١/٢٦٩، الرقم: ٢٣٩، البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٢، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٤٤،وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٣٥٩۔

٣٧: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٣٥٩، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٤٤، ٣٤٥۔

يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَعَوَى بَيْنَ يَدَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هٰذَا وَافِدُ السِّبَاعِ إِلَيْكُمْ. فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَفْرِضُوْا لَهُ شَيْئًا لَا يَعْدُوْهُ إِلَى غَيْرِهِ، وَإِنْ أَحْبَبْتُمْ تَرَكْتُمُوْهُ وَتَحَرَّزْتُمْ مِنْهُ. فَمَا أَخَذَ فَهُوَ رِزْقُهُ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا تَطِيْبُ أَنْفُسُنَا لَهُ بِشَيْءٍ. فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَصَابِعِهِ أَيْ خَالِسْهُمْ. فَوَلَّى وَلَهُ عَسَلَانٌ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں اپنے اصحاب کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ اچانک ایک بھیڑیا ادھر آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اپنی مخصوص آواز میں کچھ کہنے لگا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری طرف درندوں کا نمائندہ بن کر آیا ہے۔ اگر تم پسند کرو تو (اپنے مویشیوں میں سے) ان کے لیے کوئی حصہ مقرر کر دو تاکہ یہ اس (مقرر کردہ) حصے کے علاوہ کسی اور (مویشی) کی طرف نہ بڑھیں، اور اگر تم چاہو تو تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو اور اس سے کنارہ کشی کر لو۔ پھر یہ جو جانور پکڑ لیں گے وہ ان کا رزق ہو گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس (بھیڑیے کو) کچھ دینے پر ہمارے دل رضامند نہیں ہوتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ان سے اپنا حصہ چھین لیا کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ غصہ سے پیچ و تاب کھاتا ہوا واپس چلا گیا۔‘‘

اس حدیث کو ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۳۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي

۳۸: أخرجه ابن كثير في شمائل الرسول: ۳۴۲، والعيني في عمدة القاري، ۱۲/۱۶۰، الرقم: ۴۲۳۲۔

غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَشَدَدْتُ عَلَى غَنَمِي. فَجَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً. فَاشْتَدَّ الرِّعَاءُ خَلْفَهُ. فَقَالَ: طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيْهَا اللهُ تَنْزِعُوْنَهَا مِنِّي؟ قَالَ: فَبُهِتَ الْقَوْمُ. فَقَالَ: مَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ كَلَامِ الذِّئْبِ، وَقَدْ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى مُحَمَّدٍ، فَمَنْ مُصَدِّقٌ وَمُكَذِّبٌ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ كَمَا قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں غزوہ تبوک میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ میں اپنی بکریوں کی رکھوالی کر رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک بکری کو اٹھا کرلے گیا۔ چرواہوں نے اس کا پیچھا کیا۔ اس نے کہا: یہ میرا کھانا ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ تم مجھ سے یہ چھین رہے ہو؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ مبہوت ہوگئے۔ اس نے کہا: تم بھیڑیئے کے کلام کرنے پر تعجب کا اظہار کر رہے ہو جبکہ محمد ﷺ پر وحی کا نزول ہوا ہے تو کون ہے جو ان کی تصدیق کرتا ہے اور کون ہے جو انہیں جھٹلاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام ابن کثیر نے فرمایا ہے۔

٣٩/٣٩. عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِالْبَقِيْعِ، فَإِذَا الذِّئْبُ مُفْتَرِشًا ذِرَاعَيْهِ عَلَى الطَّرِيْقِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا أُوَيْسٌ يَسْتَفْرِضُ فَافْرِضُوْا لَهُ. قَالُوْا: نَرَى رَأْيَكَ، يَارَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: مِنْ كُلِّ سَائِمَةٍ شَاةٌ فِي كُلِّ عَامٍ.

٣٩: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٤٦، وفي شمائل الرسول: ٣٤٣، ٣٤٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٦٢۔

قَالُوْا: كَثِيْرٌ. قَالَ: فَأَشَارَ إِلَى الذِّئْبِ أَنْ خَالِسْهُمْ. فَانْطَلَقَ الذِّئْبُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ عَدِيٍّ: قَالَ لَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ: وَلَدُ هَذَا الرَّاعِي يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ مُكَلِّمِ الذِّئْبِ. وَلَهُمْ أَمْوَالٌ وَنَعَمٌ، وَهُمْ مِنْ خَزَاعَةَ. وَاسْمُ مُكَلِّمِ الذِّئْبِ أُهْبَانُ. قَالَ: وَمُحَمَّدُ بْنُ أَشْعَثَ الْخَزَاعِيُّ مِنْ وَلَدِهِ.

’’حضرت حمزہ بن ابی عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ انصار میں سے کسی آدمی کے جنازہ کے لیے جنت البقیع کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے اچانک دیکھا کہ ایک بھیڑیا اپنے بازو پھیلائے راستے میں بیٹھا ہوا ہے۔ (اسے دیکھ کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھیڑیا (تم سے اپنا) حصہ مانگ رہا ہے پس اسے اس کا حصہ دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس کے حصہ کے بارے میں) ہم آپ کی رائے جاننا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سال ہر چرنے والے جانور کے بدلہ میں ایک بھیڑ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ زیادہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھیڑیئے کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ان سے اپنا حصہ چھین لیا کرے۔ پس (یہ سننے کے بعد) بھیڑیا چل دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن عدی کہتے ہیں: ’’ہمیں ابو بکر بن ابی داود نے بتایا کہ اس چرواہے کی اولاد کو ’’مکلم الذئب (بھیڑیئے سے کلام کرنے والا) کی اولاد کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس بہت سا مال و اسباب تھا۔ اور ان کا تعلق خزاعہ قبیلہ سے تھا اور بھیڑیئے سے کلام کرنے والے شخص کا نام اُھْبَان تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ محمد بن اشعث خزاعی ان کی اولاد میں سے تھے۔‘‘

٤٠/ ٤٠. رَوَى ابْنُ وَهْبٍ مِثْلَ هَذَا أَنَّهُ جَرَى لِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ مَعَ ذِئْبٍ وَجَدَاهُ أَخَذَ ظَبْياً. فَدَخَلَ الظَّبْيُ الْحَرَمَ، فَانْصَرَفَ الذِّئْبُ، فَعَجِبَا مِنْ ذَلِكَ. فَقَالَ الذِّئْبُ: أَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِالْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَتَدْعُوْنَهُ إِلَى النَّارِ. فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى! لَئِنْ ذَكَرْتَ هَذَا بِمَكَّةَ لَتَتْرُكَنَّهَا خُلُوْفًا. رَوَاهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

’’ابن وہب نے بھی اسی کی مثل حدیث روایت کی ہے کہ ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ کا بھی بھیڑیے کے ساتھ اسی طرح کا واقعہ پیش آیا۔ ان دونوں نے دیکھا کہ ایک بھیڑیا ایک ہرن کو پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ پس ہرن حرم میں داخل ہو گیا تو بھیڑیا واپس مڑ گیا (اور حرم میں داخل نہیں ہوا)۔ اس پر ان دونوں نے اس سے بڑا تعجب کیا۔ بھیڑیے نے کہا اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ محمد بن عبد اللہ (ﷺ) مدینہ میں تمہیں جنت کی طرف بلا رہے ہیں اور تم انہیں دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔ اس پر ابوسفیان نے کہا: لات و عزّیٰ کی قسم، اگر تو یہ بات مکہ میں کہتا تو ضرور مکہ والوں کو خالی گھروں والا کر دیتا (یعنی وہ یہ معجزہ دیکھ کر مدینہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چلے جاتے)۔‘‘

اس حدیث کو قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

٤٠: أخرجه القاضي عياض في الشفاء: ٣٧٩، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٤٥۔

مَحَبَّةُ الْوَحُشِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ جنگلی بیل کی محبت کا بیان﴾

٤١/٤١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحُشٌ. فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ، مَا دَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آل (یعنی اہلِ بیت) کے لئے ایک بیل رکھا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لاتے تو وہ کھیلتا کودتا اور (خوشی سے) جوش میں آجاتا اور (حالتِ وجد میں) کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے آتا۔ اور جب وہ یہ محسوس کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں تو پھر ساکت کھڑا ہو جاتا اور کوئی حرکت نہ کرتا جب تک کہ آپ ﷺ گھر میں موجود رہتے اس ڈر سے کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٢، ١٥٠، الرقم: ٢٤٨٦٢، ٢٥٢١٠، وأبويعلى في المسند، ٨/١٢١، الرقم: ٤٦٦٠، وابن راهويه في المسند، ٣/٦١٧، الرقم: ١١٩٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٣١، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/٣١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣۔

٤٢/٤٢. عَنْ مُجاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحْشٌ. فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إذا خَرَجَ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. فَإِذَا أَحَسَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ، مَا دَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، مَخَافَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت مجاہد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی اہلِ بیت کے لئے ایک بیل تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جب باہر تشریف لاتے تو وہ کھیلتا اور (فرحتِ دیدار سے) جوش میں آجاتا اور (وجد کرتا ہوا) کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے آتا۔ جب وہ یہ محسوس کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں تو پھر اس ڈر سے کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو سکون سے کھڑا ہو جاتا اور کوئی حرکت نہ کرتا جب تک کہ آپ ﷺ گھر میں موجود رہتے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤٢: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٨/١٢١، الرقم: ٤٦٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٢، الرقم: ٢٤٨٦٢، وابن راهويه في المسند، ٣/٦١٧، الرقم: ١١٩٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٣١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٥، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/٣١٤۔

مَحَبَّةُ الضَّبِّ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گوہ کی محبت کا بیان﴾

۴۳/۴۳. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي مَحْفَلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَدْ صَادَ ضَبًّا وَجَعَلَهُ فِي كُمِّهِ فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ. فَرَأَى جَمَاعَةً فَقَالَ: عَلَى مَنْ هَذِهِ الْجَمَاعَةُ؟ فَقَالُوْا: عَلَى هَذَا الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. فَشَقَّ النَّاسَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا اشْتَمَلَتِ النِّسَاءُ عَلَى ذِي لَهْجَةٍ أَكْذَبَ مِنْكَ وَلَا أَبْغَضَ. وَلَوْ لَا أَنْ يُسَمِّيَنِي قَوْمِي عَجُوْلًا لَعَجِلْتُ عَلَيْكَ فَقَتَلْتُكَ، فَسَرَرْتُ بِقَتْلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا. فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: يَارَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَقْتُلْهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحَلِيْمَ كَادَ أَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا ثُمَّ أَقْبَلَ [الْأَعْرَابِيُّ] عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى، لَا آمَنْتُ بِكَ. وَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَعْرَابِيُّ، مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ قُلْتَ مَا قُلْتَ، وَقُلْتَ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَمْ تُكْرِمْ مَجْلِسِي؟ فَقَالَ: وَتُكَلِّمُنِي أَيْضًا! اِسْتِخْفَافًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَاللَّاتِ

۴۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۱۲۶-۱۲۹، الرقم: ۵۹۹۶، وفي المعجم الصغير، ۲/۱۵۳-۱۵۵، الرقم: ۹۴۸، وأبو نعيم في دلائل النبوة: ۳۷۷-۳۷۹، والبيهقي في دلائل النبوة، ۶/۳۶-۳۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۹۲-۲۹۴، وابن كثير في شمائل الرسول، ۳۵۱-۳۵۳، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۲/۶۵-

وَالْعُزَّى، لَا آمَنْتُ بِکَ أَوْ يُؤْمِنُ بِکَ هَذَا الضَّبُ. فَأَخْرَجَ ضَبًّا مِنْ كُمِّهِ وَطَرَحَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنْ آمَنَ بِکَ هَذَا الضَّبُ آمَنْتُ بِکَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَاضَبُّ. فَتَكَلَّمَ الضَّبُ بِكَلَامٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ فَهِمَهُ الْقَوْمُ جَمِيْعًا: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ، يَارَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعْبُدُ؟ قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ وَفِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي النَّارِ عَذَابُهُ. قَالَ: فَمَنْ أَنَا، يَا ضَبُّ؟ قَالَ: أَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَکَ، وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَکَ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ حَقًّا. لَقَدْ أَتَيْتُکَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ هُوَ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْکَ، وَاللهِ، لَأَنْتَ السَّاعَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمِنْ وَالِدِي. وَقَدْ آمَنَتْ بِکَ شَعَرِي وَبَشَرِي وَدَاخِلِي وَخَارِجِي وَسِرِّي وَعَلَانِيَتِي. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاکَ إِلَى هَذَا الدِّيْنِ الَّذِي يَعْلُوْ وَلَا يُعْلَى. لَا يَقْبَلُهُ اللهُ إِلَّا بِصَلَاةٍ وَلَا يُقْبَلُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ. فَعَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ''اَلْحَمْدُ'' وَ ''قُلْ هُوَاللهُ أَحَدٌ''. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَا سَمِعْتُ فِي الْبَسِيْطِ وَلَا فِي الرَّجَزِ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا كَلَامُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَيْسَ بِشِعْرٍ. إِذَا قَرَأْتَ ''قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ'' مَرَّةً فَكَأَنَّمَا قَرَأْتَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَإِذَا قَرَأْتَ ''قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ'' مَرَّتَيْنِ فَكَأَنَّمَا قَرَأْتَ ثُلُثَي الْقُرْآنِ، وَإِذَا قَرَأْتَ ''قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ'' ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَأَنَّمَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ. فَقَالَ

الْأَعْرَابِيُّ وَنِعْمَ الْإِلٰهُ إِلٰهُنَا، يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيُعْطِي الْجَزِيْلَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَعْطُوْا الْأَعْرَابِيَّ. فَأَعْطُوْهُ حَتَّى أَبْطَرُوْهُ. فَقَامَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُعْطِيَهُ نَاقَةً أَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَى اللهِ دُوْنَ الْبُخْتِي وَفَوْقَ الْأَعْرَابِيِّ وَهِيَ عُشَرَاءُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ وَصَفْتَ مَا تُعْطِي، فَأَصِفُ لَکَ مَا يُعْطِيْکَ اللهُ جَزَاءً؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: لَکَ نَاقَةٌ مِنْ دُرَّةٍ جَوْفَاءَ، قَوَائِمُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ أَخْضَرَ وَعُنُقُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ أَصْفَرَ. عَلَيْهَا هَوْدَجٌ، وَعَلَى الْهَوْدَجِ السُّنْدُسُ وَالْإِسْتَبْرَقُ تَمُرُّ بِکَ عَلَى الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ. فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَقِيَهُ أَلْفُ أَعْرَابِيٍ عَلَى أَلْفِ دَابَةٍ بِأَلْفِ رُمْحٍ وَأَلْفِ سَيْفٍ. فَقَالَ لَهُمْ: أَيْنَ تُرِيْدُوْنَ؟ فَقَالُوْا: نُقَاتِلُ هٰذَا الَّذِي يَکْذِبُ وَيَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ. فَقَالُوْا لَهُ: صَبَوْتَ؟ قَالَ: مَا صَبَوْتُ وَحَدَّثَهُمُ الْحَدِيْثَ. فَقَالُوْا بِأَجْمِعِهِمْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ. فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِيَّ ﷺ، فَتَلَقَّاهُمْ بِلَا رِدَاءٍ فَنَزَلُوْا عَنْ رِکَابِهِمْ يُقَبِّلُوْنَ مَا وَلَّوْا مِنْهُ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ. فَقَالُوْا: مُرْنَا بِأَمْرٍ تُحِبُّهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: تَکُوْنُوْنَ تَحْتَ رَايَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ. قَالَ: فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ آمَنَ مِنْهُمْ أَلْفُ رَجُلٍ جَمِيْعًا غَيْرَ بَنِي سُلَيْمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ

اپنے صحابہ کی محفل میں تشریف فرما تھے کہ بنو سلیم کا ایک اعرابی آیا۔ اس نے ایک گوہ کا شکار کیا تھا اور اسے اپنی آستین میں چھپا کر اپنی قیام گاہ کی طرف لے جا رہا تھا۔ اس نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو دیکھا تو اس نے کہا: یہ لوگ کس کے گرد جمع ہیں؟ لوگوں نے کہا: اس کے گرد جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ وہ لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! کسی عورت کا بیٹا تم سے بڑھ کر جھوٹا اور مجھے ناپسند نہیں ہوگا۔ اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میری قوم مجھے جلد باز کہے گی تو تمہیں قتل کرنے میں جلدی کرتا اور تمہارے قتل سے تمام لوگوں کو خوش کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس (گستاخ) کو قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے نہیں کہ حلیم و بردبار آدمی ہی نبوت کے لائق ہوتا ہے۔ وہ اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: مجھے لات و عزیٰ کی قسم! میں تم پر ایمان نہیں رکھتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: اے اعرابی! کس چیز نے تمہیں اس بات پر ابھارا ہے کہ تم میری مجلس کی تکریم کو بالائے طاق رکھ کر ناحق گفتگو کرو؟ اس نے بے ادبی سے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ بھی میرے ساتھ ایسے ہی گفتگو کریں گے؟ اور کہا: مجھے لات و عزیٰ کی قسم میں آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہیں لاتی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آستین سے گوہ نکال کر حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پھینک دی اور کہا: اگر یہ گوہ آپ پر ایمان لے آئے تو میں بھی ایمان لے آؤں گا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گوہ (کلام کر)! پس گوہ نے ایسی واضح اور فصیح عربی میں کلام کیا کہ جسے تمام لوگوں نے سمجھا۔ اس گوہ نے عرض کیا: اے دو جہانوں کے رب کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: تم کس کی عبادت کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا: میں اس کی عبادت کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں میں ہے، زمین پر جس کی حکمرانی ہے اور سمندر پر جس کا قبضہ ہے، جنت میں جس کی رحمت ہے اور دوزخ میں جس کا عذاب ہے۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: اے گوہ! میں

کون ہوں؟ اس نے عرض کیا: آپ دو جہانوں کے رب کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی وہ فلاح پا گیا اور جس نے آپ کی تکذیب کی وہ ذلیل وخوار ہوگیا۔ اعرابی یہ دیکھ کر بول اٹھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ جب میں آپ کے پاس آیا تھا تو روئے زمین پر آپ سے بڑھ کر کوئی شخص مجھے ناپسند نہ تھا اور بخدا اس وقت آپ مجھے اپنی جان اور اولاد سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ میرے جسم کا ہر بال اور ہر رونگٹا، میرا عیاں و نہاں اور میرا ظاہر و باطن آپ پر ایمان لا چکا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس اللہ جل مجدہ کے لئے ہی ہر تعریف ہے جس نے تجھے اس دین کی طرف ہدایت دی جو ہمیشہ غالب رہے گا اور کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔ اس دین کو اللہ تعالیٰ صرف نماز کے ساتھ قبول کرتا ہے اور نماز قرآن پڑھنے سے ہی قبول ہوتی ہے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص سکھائیں۔ وہ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے بسیط اور رجز (عربی شاعری کے سولہ اوزان میں سے دو وزن) میں اس سے حسین کلام کبھی نہیں سنا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ رب دوجہاں کا کلام ہے، شاعری نہیں۔ جب تم نے سورہ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھ لیا تو گویا تم نے ایک تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب پالیا اور اگر اسے دو مرتبہ پڑھا تو سمجھو کہ تم نے دو تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب پالیا۔ اور تم نے اسے تین مرتبہ پڑھ لیا تو گویا تم نے پورے قرآن کا ثواب پالیا۔ پھر اعرابی نے کہا ہمارا معبود تمام معبودوں سے بہتر ہے جو تھوڑے عمل کو قبول فرماتا ہے اور بے حد وحساب عطا فرماتا ہے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس اعرابی کی کچھ مدد کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے اتنا دیا کہ اسے (کثرتِ مال کی وجہ سے) بے نیاز کر دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں انہیں ایک اونٹنی دے کر قربِ الٰہی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ فارسی النسل اونٹنی سے چھوٹی اور عربی النسل اونٹوں سے تھوڑی بڑی ہے اور یہ دس ماہ کی حاملہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جو اونٹنی اسے دو گے اس کی تم نے صفات بیان کردی ہیں، اب میں تمہارے لئے اس اونٹنی کی صفات بیان کرتا

ہوں جو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزاء میں عطا فرمائے گا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں (ضرور بیان فرمایئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں سوراخ دار موتیوں کی اونٹنی ملے گی جس کے پاؤں سبز زمرد کے ہوں گے اور جس کی گردن زرد زبرجد کی ہوگی اور اس پر کجاوہ ہوگا جو کہ کریب اور ریشم کا بنا ہوگا۔ وہ پل صراط سے تمہیں بجلی کے کوندے کی طرح گزار دے گی۔ پھر وہ اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ سے باہر نکلا۔ راستے میں اسے ایک ہزار اعرابی ملے جو ہزار سواریوں پر سوار تھے اور ہزار تیروں اور ہزار تلواروں سے مسلح تھے۔ اس نے ان سے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس سے لڑنے جا رہے ہیں جو کذب بیانی سے کام لیتا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس اعرابی نے ان سے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے کہا: تم نے بھی نیا دین اختیار کرلیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے نیا دین اختیار نہیں کیا (بلکہ دین حق اختیار کیا ہے) پھر اس نے انہیں (گوہ سے متعلق) تمام بات سنائی۔ یہ سن کر ہر کوئی کہنے لگا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک جب یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ انہیں ملنے کے لئے (تیزی سے) بغیر چادر کے باہر تشریف لائے۔ وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر اپنی سواریوں سے کود پڑے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے جس حصہ تک ان کی رسائی ہوئی اسے چومنے لگے اور ساتھ ساتھ کہنے لگے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں اس چیز کا حکم دیں جو آپ کو پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم خالد بن ولید کے جھنڈے تلے ہوگے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سارے عرب میں صرف بنو سلیم کے ہی ایک ہزار لوگ بیک وقت ایمان لائے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَحَبَّةُ الطُّيُوْرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ پرندوں کی محبت کا بیان﴾

٤٤/٤٤. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ، فَأَخَذْنَاهُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَعَرَّضُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوْهُمَا قَالَ: فَرَدَدْنَاهُمَا إِلَى مَوَاضِعِهِمَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چنڈول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے۔ ہم نے وہ دو بچے اُٹھا لئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چنڈول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اس چنڈول کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پس ہم نے وہ دو بچے جہاں سے لئے تھے وہیں رکھ دیے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٤: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/٣٢١، والهناد في الزهد، ٢/٦٢٠، الرقم: ١٣٣٧.

٤٥/٤٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ الْمَشْيَ فَانْطَلَقَ ذَاتَ يَوْمٍ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَبِسَ أَحَدَ خَفَّيْهِ فَجَاءَ طَائِرٌ أَخْضَرُ فَأَخَذَ الْخُفَّ الْآخَرَ فَارْتَفَعَ بِهِ ثُمَّ أَلْقَاهُ فَخَرَجَ مِنْهُ أَسْوَدُ سَابِحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذِهِ كَرَامَةٌ أَكْرَمَنِي اللهُ بِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو آبادی سے دور تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ ایک دن قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر وضو فرمایا اور اپنے دو موزوں میں سے ایک موزہ پہنا کہ اچانک ایک سبز پرندہ آیا اور آپ ﷺ کا دوسرا موزہ لے اڑا، پھر اسے نیچے پھینکا تو اس میں سے ایک سیاہ سانپ نکلا (اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کی اس موذی جانور سے حفاظت فرمائی) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے میری تکریم فرمائی ہے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس (موذی جانور) سے جو پیٹ کے بل چلتا ہے اور ہر اس کے شر سے جو دو ٹانگوں پر چلتا ہے اور اس کے شر سے جو چار ٹانگوں پر چلتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٤٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ١٢١، الرقم: ٩٣٠٤، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٩٨، الرقم: ١٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٠٣۔

٤٦/٤٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخُفَّيْهِ، يَلْبَسُهُمَا فَلَبِسَ أَحَدَهُمَا، ثُمَّ جَاءَ غُرَابٌ فَاحْتَمَلَ الْآخَرَ فَرَمَى بِهِ، فَخَرَجَتْ مِنْهُ حَيَّةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ خُفَّيْهِ حَتّٰى يَنْفُضَهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو اُمامہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں موزے پہننے کے لیے منگوائے۔ آپ ﷺ نے ایک موزہ پہنا تھا کہ ایک کوا آیا اور دوسرا موزہ اُٹھا کر لے گیا اور اُوپر جا کر پھینک دیا۔ اس موزے میں سے ایک سانپ نکلا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتا ہے تو وہ اپنے موزے جھاڑے بغیر نہ پہنے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٣٧/٨، الرقم: ٧٦٢٠، وفي مسند الشاميين، ٣١٢/١، الرقم: ٥٤٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥١١/٣، الرقم: ٥٥٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٠/٥، والمناوي في فيض القدير، ٢١١/٦۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

مَحَبَّةُ النَّبَاتَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نباتات کی محبت کا بیان﴾

١. مَحَبَّةُ الْجِذْعِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھجور کے تنے کی محبت کا بیان﴾

٢. مَحَبَّةُ الشَّجَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ درختوں کی محبت کا بیان﴾

مَحَبَّةُ الْجِذْعِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ کھجور کے تنے کی محبت کا بیان﴾

٤٧/١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ. فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنا اور آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون (آپ ﷺ کے ہجر و فراق میں) گریہ و زاری کرنے لگا۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا (تو وہ پرسکون ہوگا)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٨/٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ إِلَى عِذْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهُ مِنْبَرًا. فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ. فَنَزَلَ

٤٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٥، الرقم: ٦٥٠٦، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٩٧، الرقم: ١٤٦٩۔

٤٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فيآيات إثبات نبوة النبي ﷺ و ما قد خصه الله عزوجل به، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧۔

النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَّهُ فَسَكَنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنوا دیا۔ آپ ﷺ جب اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دینے لگے تو وہ تنا اس طرح رونے لگا جس طرح اُونٹنی اپنے بچے کی خاطر روتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤٩/٣. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ. فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ. فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه: حَتَّى سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتَّى أَتَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَسَحَهُ فَسَكَنَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ لَمْ يَأْتِهِ، لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٤٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٥، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٢٦، الرقم: ١٠٨، وأبو يعلى في المسند، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٦، الرقم: ١٣٣٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٣٧، الرقم: ١٦٤٣.

ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار ہوگیا تو آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہ ستون (آپ ﷺ سے جدائی کی وجہ سے) رونے لگا۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اسے سینہ سے لگایا تو وہ پرسکون ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے سینہ سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابو یعلی اور بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور روایت میں ہے: (ستون کے رونے کی) آواز تمام اہلِ مسجد نے سنی۔ (اس کا رونا سن کر) حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ پرسکون ہوگیا۔ بعض صحابہ کہنے لگے: اگر حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف نہ لاتے تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔‘‘

٤/٥٠. عَنْ مُبَارَکِ بْنِ فُضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَی جَنْبِ خَشَبَةٍ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَيْهَا. فَلَمَّا کَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوْا لِي مِنْبَرًا. فَبَنَوْا لَهُ مِنْبَرًا لَهُ عَتَبَتَانِ. فَلَمَّا قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ لِيَخْطُبَ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ إِلَی

٥٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٦، ٤٣٧، الرقم: ٦٥٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٠٨، ١٠٩، الرقم: ١٤٠٩، وابن الجعد في المسند، ١/٤٦٦، الرقم: ٣٢١٩، وأبو يعلی في المسند، ٥/١٤٢، الرقم: ٢٧٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/ ٢٨٩، ٢٣٠، الرقم: ٦٥٠٧، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٥١، الرقم: ٥٧٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٢، و ابن کثير في شمائل الرسول: ٢٤٠۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ حَنَّتْ حَنِيْنَ الْوَلَدِ. فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتّٰى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ.

قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَكٰى ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللهِ، اَلْخَشَبَةُ تَحِنُّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللهِ. فَأَنْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوْا إِلَى لِقَائِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت مبارک بن فضالہ کا بیان ہے: ہم سے حضرت حسن بصری نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایک لکڑی کے ساتھ اپنی کمر کی ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ کثرت سے آنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے منبر تیار کرو۔ پس لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا جس کے دو درجے تھے۔ جب آپ ﷺ خطاب فرمانے کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو وہ لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق میں رونے لگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت مسجد میں موجود تھا۔ میں نے اس لکڑی کو بچے کی طرح روتے ہوئے سنا۔ وہ لکڑی مسلسل روتی رہی یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے لیے منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہوگئی۔

’’راوی بیان کرتے ہیں: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اے اللہ کے بندو! لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ سے ملنے کے شوق میں اور اللہ کے حضور آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے روتی ہے۔ پس تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تم ان سے ملاقات کا اشتیاق رکھو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٥١/٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى جِذْعٍ مَنْصُوْبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ. فَجَاءَهُ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَلاَ أَصْنَعُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَكَأَنَّکَ قَائِمٌ؟ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ. فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلَى ذَلِکَ الْمِنْبَرِ، خَارَ الْجِذْعُ كَخُوَارِ الثَّوْرِ حَتَّى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُوْرُ. فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَكَنَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ لَمَا زَالَ هَكَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، حُزْنًا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَدُفِنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن مسجد میں نصب شدہ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو جاتے اور لوگوں سے خطاب فرماتے۔ ایک رومی صحابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا میں آپ کے لئے ایسی چیز تیار نہ کرلاؤں کہ آپ اس پر بیٹھ جائیں اور یوں محسوس ہو کہ آپ قیام فرما ہیں؟ پس اس نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا۔ اس منبر کے دو درجے تھے۔ اور آپ ﷺ تیسرے درجہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ (پہلی مرتبہ) اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ کھجور کا تنا حضور نبی اکرم ﷺ کی جدائی کی وجہ سے بیل جیسی آواز نکالنے لگا یہاں تک

٥١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب: ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ١/٣٢، الرقم: ٤١، ويوسف بن موسى في معتصر المختصر، ١/٩۔

کہ پوری مسجد اس کی آواز سے غمگین ہوگئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی خاطر منبر سے نیچے تشریف لائے۔ اس کے پاس گئے اور اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا جبکہ وہ بلبلا رہا تھا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ ملاتا تو یہ اللہ کے رسول کے غم کی وجہ سے قیامت تک اسی طرح روتا رہتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے دفن کر دیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٦/٥٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ يَخْلُوْ السَّرْحِيِّ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَا أَعْطَى اللهُ عزوجل نَبِيًّا مَا أَعْطَى مُحَمَّدًا ﷺ. فَقُلْتُ: أَعْطَى عِيْسَى عليه السلام إِحْيَاءَ الْمَوْتَى. فَقَالَ: أَعْطَى مُحَمَّدًا ﷺ حَنِيْنَ الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى هُيِّئَ لَهُ الْمِنْبَرُ. فَلَمَّا هُيِّئَ لَهُ الْمِنْبَرُ، حَنَّ الْجِذْعُ حَتَّى سُمِعَ صَوْتُهُ. فَهٰذَا أَكْبَرُ مِنْ ذَاكَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمرو بن ابی یخلو بیان کرتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو جو کچھ عطا فرمایا ہے وہ کسی اور نبی کو عطا نہیں فرمایا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا کیا۔ انہوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کو کھجور کا وہ تنا عطا کیا گیا ہے جس کے ساتھ آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا گیا جب آپ ﷺ

٥٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١١٦، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧١، ٢٧٢، وفي دلائل النبوة، ٦/٦٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٣، وابن كثير في شمائل الرسول: ٢٥١۔

کے لئے منبر تیار کیا گیا وہ کھجور کا تنا رونے لگا یہاں تک کہ اس کے رونے کی آواز سنی گئی اور یہ اس سے بڑا معجزہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَحَبَّةُ الشَّجَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ درختوں کی محبت کا بیان﴾

٧/٥٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَا أَعْرِفُ أَنَّکَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ. فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ

٥٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ، ٥/ ٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٣، الرقم: ٦، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/٦٧٦، الرقم: ٤٢٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ١١٠، الرقم: ١٢٦٢٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٥٣٨، ٥٣٩، الرقم: ٥٢٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٤٨۔

درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ۔ تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے یہ دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم طبرانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥٤/٨. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدِيَّتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَابَتِهِمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٥٥/٩. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ

٥٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦۔

٥٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٠، ١٧٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٥٨، الرقم: ١٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، الرقم: ٣٤٣٠، الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥۔

النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا ﷻ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت یعلی بن مروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ وہاں محو استراحت ہو گئے۔ اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ فگن ہو گیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اس نے اسے اجازت دے دی۔

اس حدیث کو امام احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٥٦/ ١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّهُ يُدَاوِي وَيُعَالِجُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّکَ تَقُوْلُ أَشْيَاءَ؛ هَلْ لَکَ أَنْ أُدَاوِيَکَ؟ قَالَ: فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى اللهِ ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَکَ أَنْ أُرِيَکَ آيَةً؟ وَعِنْدَهُ نَخْلٌ وَشَجَرٌ. فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عِذْقًا مِنْهَا، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ يَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى

٥٦: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤٥٤، الرقم: ٦٥٢٣، وأبو يعلى في المسند، ٤/ ٢٣٧، الرقم: ٢٣٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ١٠٠، الرقم: ١٢٥٩٥، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ٢/ ٥٠٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥٢٠، الرقم: ٢١١١، وفي مجمع الزوائد، ٩/ ١٠۔

انْتَهَى إِلَيْهِ ﷺ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ. ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْجِعْ إِلَى مَكَانِکَ. فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: وَاللهِ، لَا أُكَذِّبُکَ بِشَيءٍ تَقُوْلُهُ أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: يَا آلَ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاللهِ، لَا أُكَذِّبُهُ بِشَيءٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قبیلہ بنو عامر کا ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ وہ شخص علاج معالجہ کرنے والا (حکیم) دکھائی دیتا تھا۔ پس اس نے کہا: اے محمد! آپ بہت سی (نئی) چیزیں (امورِ دین میں سے) بیان کرتے ہیں۔ (پھر اس نے ازراہ تمسخر کہا:) کیا آپ کو اس چیز کی حاجت ہے کہ میں آپ کا علاج کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے اللہ کے دین کی دعوت دی پھر فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں کوئی معجزہ دکھاؤں؟ آپ ﷺ کے پاس کھجور اور کچھ اور درخت تھے۔ آپ ﷺ نے کھجور کی ایک شاخوں والی ٹہنی کو اپنی طرف بلایا، وہ ٹہنی (کھجور سے جدا ہو کر) آپ کی طرف سجدہ کرتے اور سر اٹھاتے، سجدہ کرتے اور پھر سر اٹھاتے ہوئے بڑھی یہاں تک کہ آپ کے قریب پہنچ گئی، پھر آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ واپس چلی جائے۔ (یہ واقع دیکھ کر) قبیلہ بنو عامر کے اس شخص نے کہا: خدا کی قسم! میں کبھی بھی کسی شے میں بھی آپ کی تکذیب نہیں کروں گا جو آپ فرماتے ہیں۔ پھر اس نے برملا اعلان کرکے کہا: اے آلِ عامر بن صعصعہ! اللہ کی قسم! میں انہیں (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کو) آئندہ کسی چیز میں نہیں جھٹلاؤں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٧/١١. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه في رواية طويلة قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى نَزَلَ وَادِيًا أَفْيَحَ. فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ. فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي. فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ. فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ، الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ. حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى. فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمُنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، قَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا. فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي. فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا. وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا. فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا جَابِرُ، هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. فَأَقْبِلْ بِهِمَا. حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ يَسَارِكَ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ.

٥٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليسر، ٤/٢٣٠٦، الرقم: ٣٠١٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٥٥_٤٥٦، الرقم: ٦٥٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٩٤، الرقم: ٤٥٢، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٥٣_٥٥، الرقم: ٣٧، وابن عبد البر في التمهيد، ١/٢٢٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٣٨٣، الرقم: ٥٨٨٥ـ

فَانْذَلَقَ لِي. فَأَتَيتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَعَمَّ ذَاکَ؟ قَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ. فَأَحْبَبْتُ: بِشَفَاعَتِي، أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (ایک غزوہ) کے سفر پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے۔ حضور نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی وغیرہ لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اردگرد) دیکھا لیکن آپ ﷺ کو پردہ کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت تھے، حضور نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ درخت اس اونٹ کی طرح آپ ﷺ کا فرمانبردار ہوگیا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ اپنے ہانکنے والے کے تابع ہوتا ہے پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ درخت بھی پہلے درخت کی طرح آپ ﷺ کے تابع ہوگیا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ ﷺ نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ کے اذن سے جڑ جاؤ، سو وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ میں وہاں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کررہا تھا، میں نے اچانک دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت اپنے اپنے سابقہ اصل مقام پر کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تم نے وہ مقام دیکھا تھا جہاں میں کھڑا

تھا۔ میں نے عرض کیا: جی! یا رسول اللہ! فرمایا: ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ پہنچو جہاں میں کھڑا تھا تو ایک شاخ اپنی دائیں جانب اور ایک شاخ اپنی بائیں جانب ڈال دینا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہوکر ایک پتھر توڑا اور تیز کیا، پھر میں ان درختوں کے پاس گیا اور ہر ایک سے ایک شاخ توڑی، پھر میں انہیں گھسیٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ لایا اس جگہ ایک شاخ دائیں جانب اور ایک شاخ بائیں جانب ڈال دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے حکم پر عمل کر دیا ہے۔ مگر اس عمل کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس جگہ دو قبروں کے پاس سے گزرا جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا، میں نے چاہا کہ میری شفاعت کے سبب جب تک وہ شاخیں سرسبز و تازہ رہیں ان کے عذاب میں کمی رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۵۸/۱۲. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

۵۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: (٦)، ٥/٥٩٣، الرقم: ٣٦٢٦، والدارمي في السنن، (٤) باب: ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٣١، الرقم: ٢١، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٧، الرقم: ٤٢٣٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١٣٤، الرقم: ٥٠٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٥٠، الرقم: ١٨٨٠، والمزي في تهذيب الكمال، ١٤/١٧٥، الرقم: ٣١٠٣، والجرجاني في تاريخ جرجان، ١/٣٢٩، الرقم: ٦٠٠۔

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ کی ایک طرف چلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی آپ ﷺ کے سامنے آتا (وہ آپ ﷺ سے) عرض کرتا: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ﴾۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے جبکہ حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

۵۹/۱۳. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ أَبُوْطَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هَذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُکَ؟ فَقَالَ: إِنَّکُمْ حِيْنَ

۵۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في نبوة النبي ﷺ، ۵/۵۹۰، الرقم: ۳۶۲۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۷، الرقم: ۳۱۷۳۳، ۳۶۵۴۱، وابن حبان في الثقات، ۱/۴۲، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۴۵، الرقم: ۱۹، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۵۱۹۔

أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ، قَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ...... قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوْطَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُوْطَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے وہ سواریوں سے اترے اورانہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آنکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو۔ اور وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے

ہیں نیز میں انہیں مہرِ نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے سرِ انور پر بادل سایہ فگن تھا اور جب آپ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ ﷺ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوطالب! چنانچہ وہ حضرت ابوطالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا (کہ انہیں واپس بھیج دیں) یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے آپ ﷺ کو واپس (مکہ مکرمہ) بھجوا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ ﷺ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون پیش کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۶۰. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي: ائْتِ تِلْكَ الْأَشَاءَتَيْنِ قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي النَّخْلَ الصِّغَارَ فَقُلْ لَهُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا فَاجْتَمَعَتَا فَاسْتَتَرَ بِهِمَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ لِي: ائْتِهِمَا فَقُلْ

٦٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة، باب: الارتياد للغائط والبول، ١/١٢٢، الرقم: ٣٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢١، الرقم: ٣١٧٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥، والكناني في مصباح الزوجة، ١/٥٠۔

لَهُمَا لِتَرْجِعْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا إِلَى مَكَانِهَا فَقُلْتُ لَهُمَا: فَرَجَعَتَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''یعلی بن مرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے حاجت کے لیے جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو مجھ سے فرمایا: ان دو درختوں کو بلا لاؤ۔ وکیع فرماتے ہیں کہ چھوٹے کھجور کے درختوں کو۔ مرہ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا تمہیں رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔ وہ دونوں جمع ہوگئے اور آپ ﷺ نے ان کے ذریعہ پردہ فرمایا۔ جب آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا: جاؤ ان دونوں سے کہو کہ اپنی جگہ پر لوٹ جائیں، میں نے ان سے جا کر کہا وہ اپنی جگہ واپس چلے گئے۔''

اس حدیث کو ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ کی روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

مَحَبَّةُ الْجَمَادَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جمادات کی محبت کا بیان﴾

١. مَحَبَّةُ الْجِبَالِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پہاڑوں کی محبت کا بیان﴾

٢. مَحَبَّةُ الْأَحْجَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پتھروں کی محبت کا بیان﴾

مَحَبَّةُ الْجِبَالِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ پہاڑوں کی محبت کا بیان﴾

۱/۶۱. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ طابہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۶۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ

۶۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب نزول النبي ﷺ الحجر، ۴/۱۶۱۰، الرقم: ۴۱۶۰، وفي كتاب: الزكاة، باب: خرص التمر، ۲/۵۳۹، الرقم: ۱۴۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ۴/۱۷۸۵، الرقم: ۱۳۹۲، وفي كتاب: الحج، باب: أحد جبل يحبنا ونحبه، ۲/۱۰۱۱، الرقم: ۱۳۹۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۲۳، الرقم: ۳۷۰۰۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۲۴، الرقم: ۲۳۶۵۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۳۵۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۳۷۲، الرقم: ۱۲۸۸۹، وأبو نعيم في دلائل النبوة: ۱۷۱، الرقم: ۲۱۲۔

۶۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ۳/۱۳۴۸، الرقم: ۳۴۸۳، وأبو ـــ

أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ. فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ. فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ کوہِ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ پہاڑ کو وجد آیا تو آپ ﷺ نے اسے اپنے پاؤں کے ساتھ ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا: اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن حبان اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٣/٦٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْکَ إِلاَّ نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی،

.... يعلى في المسند، ١٣/٥٠٩، ٥١٠، الرقم: ٧٥١٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤١٥، الرقم: ٦٤٩٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٢١، الرقم: ١٤٤٠ وأبو حاتم في الثقات، ٢/٢٤٢.

٦٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦.

حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔‘‘

اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٦٤/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْكُنْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہم.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تھے، وہ ہلنے لگا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حرا ٹھہر جا! تجھ پر صرف نبی ہے، یا صدیق ہے، یا شہید ہے۔ اس پہاڑ پر حضور نبی اکرم ﷺ تھے اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، وأبو داود عن سعيد بن زيد في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم: ٤٦٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٩، الرقم: ٩٤٢٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠۔

٥/٦٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ فَتَزَلْزَلَ الْجَبَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اثْبُتْ حِرَاءُ مَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جبلِ حراء پر تھے کہ وہ کانپنے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا، تجھ پر سوائے نبی، صدیق یا شہید کے کوئی نہیں۔ اور اس پر حضور نبی اکرم ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ﷺ تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/٦٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمِ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْکُوْفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيْبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ إِيْثَمْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيْسَ:

٦٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/٣٣٣، الرقم: ٢٤٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٥٩، الرقم: ١١٦٧١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٢٢، الرقم: ١٤٤٦، والطبري في الرياض النضرة، ١/٢٢٢.

٦٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم: ٤٦٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨، —

وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ آثَمُ قُلْتُ: وَمَنْ التِّسعَةُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ: اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قُلْتُ: وَمَنْ التِّسعَةُ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قُلْتُ وَمَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَلَکَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

''عبد اللہ بن ظالم مازنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ عبد اللہ کا بیان ہے کہ جب فلاں کوفے میں آیا اور اُس نے فلاں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑا کیا تو حضرت سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تم اس ظالم کو نہیں دیکھتے۔ نو (۹) حضرات کے متعلق تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کے متعلق بھی گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ نو حضرات کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ حراء کے اوپر تھے: اے حراء ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہیدوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔ نو حضرات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمٰن بن عوف ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دسواں کون ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ میں ہوں۔''

.... وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۸۸، الرقم: ۱٦۳۸، والبزار في المسند، ٤/۹۱، الرقم: ۲۱٦۳، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ۸۱۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱٥/٤٥۷، الرقم: ٦۹۹٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۲۷۳، الرقم: ۸۹۰۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٧/٧. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ مکان کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حراء ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ حاضرین نے کہا: ہاں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٥/٦٢٥، الرقم: ٣٦٩٩، والنسائي في السنن، كتاب: الأحباس، باب: وقف المساجد، ٦/٢٣٦، الرقم: ٣٦٠٩، وابن حبان، ١٥/٣٤٨، الرقم: ٦٩١٦، والدارقطني في السنن، ٤/١٩٨، ١٩٩، الرقم: ٨، ١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/١٦٧، الرقم: ١١٧١٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/ ٤٨٢، الرقم: ٣٥٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥٤٠، الرقم: ٢١٩٨۔

٦٨/٨. عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ... أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّکَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ قَالَ: فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اسْكُنْ ثَبِيْرُ، فَإِنَّمَا عَلَيْکَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيْدٌ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

قال القاضي أبو بكر بن العربي رحمه الله تعالى في العارضة:

...... إنما اضطربت الصخرة ورجف الجبل استعظاماً لما كان عليه من الشرف، وبمن كان عليه من الأشراف.[1]

قال ابن المنير - فيما نقله القسطلاني - رحمهما الله تعالى، في الإرشاد: الحكمة في ذلک أنه لما ارتجف أراد النبي ﷺ أنيبين أن هذه الرجفة ليست من جنس رجفة الجبل بقوم

٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان ﷺ، ٥/٦٢٧، الرقم: ٣٧٠٣، والنسائي في السنن، كتاب: الأحباس، باب: وقف المساجد، ٦/٢٣٥، الرقم: ٣٦٠٨، وفي السنن الكبرى، ٤/٩٧، الرقم: ٦٤٣٥، والدارقطني في السنن، ٤/١٩٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٤٤٦، ٤٤٧، الرقم: ٣٢١، ٣٢٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٤، الرقم: ١٣٠٥.

(١) عارضة الأحوذي، ١٣/١٥١-١٥٤.

موسى عليه السلام لَمَّا حرَّفوا الكَلِمَ، فتلك رجفة الغضب، وهذه هزة الطرب، ولهذا نص على مقام النبوة والصِّدِّيقية والشهادة، التي توجب سرور ما اتصلت به، فأقر الجبل بذلك، فاستقر.[١]

''حضرت ثمامہ بن حزم قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا۔ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے..... میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی اکرم ﷺ ثبیرِ مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، عمر اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا۔ پہاڑ متحرک ہوا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا ٹھہر ثبیر! ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اُوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ محاصرین نے کہا ہاں (ٹھیک ہے)۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی۔ رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں، تین مرتبہ فرمایا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

''قاضی ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ تعالی ''**عارضہ**'' میں بیان کرتے ہیں کہ بے شک چٹان تھرتھرانے لگی اور پہاڑ لرزاں ہوگئے، اُس شرف کو بڑا جانتے ہوئے جو اشرافِ عرب کا ان پر جلوہ افروز ہونے سے انہیں ملا۔''

''ابن منیر نے - امام قسطلانی رحمہما اللہ تعالی نے جو کچھ نقل کیا ہے - کے بارے میں ''**الارشاد**'' میں بیان کیا ہے کہ اس چیز میں جو حکمت پنہاں ہے وہ

(١) إرشاد الساري، ٦/٩٧، ولامع الدراري، ٦/٩٧۔

یہ ہے کہ جب وہ پہاڑ لرزاں ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے چاہا کہ وہ یہ بیان فرما دیں کہ یہ وہ لرزہ اور تھرتھراہٹ نہیں ہے جو قوم موسیٰ علیہ السلام پر پہاڑ کی ہوئی تھی جب انہوں نے حکمات میں تحریف کے جرم کا ارتکاب کیا، پس وہ تھرتھراہٹ غضب کی تھی، اور یہ خوشی اور قرب کی تھی، اسی لیے آپ ﷺ نے مقام نبوت، صدیقیت اور شہادت کو بیان فرما دیا، جو موجب سرور وفرحت ہیں، پس پہاڑ نے بھی اس چیز کا اقرار کیا اور پھر استقرار پکڑ لیا۔‘‘

مَحَبَّةُ الْأَحْجَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضور ﷺ کے ساتھ پتھروں کی محبت کا بیان ﴾

٩/٦٩. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ. قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُکَ؟ فَقَالَ: إِنَّکُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٦٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في بدء نبوة النبي ﷺ، ٥/٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، و ٧/٣٢٧، الرقم: ٣٦٥٤١، والبزار في المسند، ٨/٩٧، الرقم: ٣٠٩٦، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٩، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤٥، الرقم: ١٩۔

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ راستے میں جب وہ راہب کے پاس پہنچے تو حضرت ابو طالب اپنی سواری سے نیچے اتر آئے۔ باقی لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف نکلا حالانکہ اس سے پہلے وہ اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آیا کرتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف متوجہ ہوتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے! وہ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کرے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا: تمہیں کس نے بتایا؟ اس نے کہا: جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو تمام درخت اور پتھر ان کو سجدہ کر رہے تھے اور وہ صرف نبی کو ہی سجدہ کرتے ہیں......‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

١٠/٧٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ؛ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ.

٧٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ، ٥/٥٩٢، الرقم: ٣٦٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠٥، الرقم: ٢١٠٤٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٥٩، الرقم: ٧٤٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٣١، الرقم: ١٩٦١، والطيالسي في المسند، ١/١٠٦، الرقم: ٧٨١، والبيهقي في دلائل النبوة، ٢/١٥٣.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطِّيَالِسِيُّ وَأَبُويَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، طیالسی، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١١/٧١. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ. فَخَرَجَ فِي بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ شَجَرٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم مکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ مکہ کے گرد و نواح میں گئے تو راستے میں جو پتھر اور درخت آپ ﷺ کے سامنے آتا تو وہ کہتا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ ’یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ الفاظ حاکم کے ہیں اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٧١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ٦، ٥/٥٩٣، الرقم: ٣٦٢٦، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٧، الرقم: ٤٢٣٨.

١٢/٧٢. عَنْ عِبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ﵁ يَقُوْلُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَدْخُلُ مَعَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ الْوَادِيَ. فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا أَسْمَعُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عباد ﵁ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی ﵁ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے دیکھا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فلاں فلاں وادی میں داخل ہوا۔ آپ ﷺ جس بھی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ کہتا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ 'یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو' اور میں یہ تمام سن رہا تھا۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٧٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ الْيَمَنِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: ...... يَا أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَكَ خَبِيْئًا. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ؛ إِنَّمَا يُفْعَلُ هَذَا بِالْكَاهِنِ؛ وَالْكَاهِنُ وَالْمُتَكَهِّنُ وَالْكَهَانَةُ فِي النَّارِ. فَقَالَ لَهُ أَحَدُهُمْ: فَمَنْ يَشْهَدُ لَكَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى حَفْنَةِ حَصْبَاءَ فَأَخَذَهَا فَقَالَ: هَذَا يَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: فَسَبَّحْنَ فِي يَدِهِ وَقُلْنَ: نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

٧٢: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٢/١٥٤، وابن كثير في شمائل الرسول: ٢٥٩، ٢٦٠، وفي البداية والنهاية، ٣: ١٦۔

٧٣: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول ٢/٢١٦، ٢١٧، والعيني في عمدة القاري، ١١: ٧٨۔

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: یمن سے ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا:...... اے ابو القاسم، ہم نے آزمائش کے طور پر آپ سے ایک چیز چھپا رکھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ اور کاہن (اٹکل سے آئندہ کی باتیں بتانے والا) اور متکہن (اپنے آپ کو کاہن ظاہر کرنے والا) اور کہانت جہنم میں ہوں گے۔ اُن میں سے کسی نے کہا: اس بات کی کون گواہی دیتا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تھوڑی سی کنکریوں کی طرف ہاتھ بڑھایا ورانہیں مٹھی میں لے کر فرمایا: یہ گواہی دیں گی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ کنکریوں نے تسبیح پڑھی اور پکار اٹھیں کہ ہم گواہی دیتی ہیں کہ آپ ﷺ بلا شبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٤/٧٤. عَنْ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللهِ

٧٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: في غزوة حنين، ١٣٩٨/٣، الرقم: ١٧٧٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣٨٠/٥، ٣٨١، الرقم: ٩٧٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٧/١، الرقم: ١٧٧٥، وفي فضائل الصحابة، ٩٢٧/٢، الرقم: ١٧٧٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١٩٤/٥، الرقم: ٨٦٤٧، وابن حبان في الصحيح، ٥٢٣/١٥، ٥٢٤، الرقم: ٧٠٤٩، والحميدي في المسند، ٢١٨/١، الرقم: ٤٥٩، وأبو عوانة في المسند، ٢٧٦/٤، الرقم: ٦٧٤٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٥٥/٢، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٢٧٣/١، الرقم: ٣٥٦، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١١٦/١٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٣٥/٢٤، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٣١/٨۔

ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ .... أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيْمَا أَرَى قَالَ: فَوَاللهِ، مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین میں، میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، میں اور حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے، اور آپ سے بالکل الگ نہیں ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس سفید رنگ کی خچر پر سوار تھے جو آپ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے ہدیہ کی تھی، جب مسلمانوں اور کفار کا مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے خچر کو کفار کی جانب دوڑا رہے تھے ...... پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے چند کنکریاں اُٹھائیں اور کفار کے چہروں کی طرف پھینکیں اور فرمایا: رب محمد کی قسم! یہ ہار گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا لڑائی اسی تیزی کے ساتھ جاری تھی، میں اسی طرح دیکھ رہا تھا کہ اچانک آپ نے کنکریاں پھینکیں بخدا میں نے دیکھا کہ ان کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، عبدالرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٥/٧٥. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ فِي الْبَيْتِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَـلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا تُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللهِ. قَالَ: فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَكَبَّتْ كُلُّهَا لِوَجْهِهَا ثُمَّ قَالَ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا٥﴾ [الإسراء، ١٧: ٨١].

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ میں بیت اللہ میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ میں اس وقت تین سو ساٹھ بت تھے، جن کی اللہ کے مقابلہ میں عبادت کی جاتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو وہ سارے کے سارے منہ کے بل گر پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، بے شک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہے٥﴾۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٦/٧٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفُتْحِ وَعَلَى الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةِ صَنَمٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا، قَدْ شَدَّ لَهُمْ إِبْلِيْسُ

٧٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٠٣، الرقم: ٣٦٩٠٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٦٠۔

٧٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٢٧٩، الرقم: ١٠٦٥٦، وفي المعجم الصغير، ٢/٢٧٢، الرقم: ١١٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢١٢، والتميمي في دلائل النبوة، ١/١٩٦، الرقم: ٢٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٧٦، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات، وأيضاً، ٧/٥١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣١٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٦٠۔

أَقْدَامَهُمْ بِالرَّصَاصِ، فَجَاءَ وَمَعَهُ قَضِيْبُهُ، فَجَعَلَ يَهْوِي بِهِ إِلَى كُلِّ صَنَمٍ مِنْهَا، فَيَخِرُّ لِوَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا٥﴾ [الإسراء، ۱۷: ۸۱] حَتَّى أَمَّرَ بِهِ عَلَيْهَا كُلِّهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فتح مکہ والے دن کعبہ میں داخل ہوئے، اور (اس وقت) اس میں تین سو ساٹھ بت پڑے ہوئے تھے، شیطان نے جن کے پاؤں آہنی زنجیروں سے جکڑ رکھے تھے، پس حضور نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دست اقدس میں اپنا عصا مبارک بھی تھا۔ آپ ﷺ اس عصا کے ساتھ ان بتوں میں سے ہر بت کی طرف آئے تو ہر بت اوندھے منہ گرتا جاتا اور آپ ﷺ اس وقت یہ آیہ کریمہ پڑھ رہے تھے: ﴿حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، بے شک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہے٥﴾ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے اس عصا کے ذریعے سارے بت گرا دیے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

مَحَبَّةُ الْأَجْرَامِ السَّمَاوِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ آسمانی مخلوق کی محبت کا بیان﴾

١. مَحَبَّةُ الْمَلَائِكَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ملائکہ کی محبت کا بیان﴾

٢. مَحَبَّةُ الْقَمَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چاند کی محبت کا بیان﴾

٣. مَحَبَّةُ الشَّمْسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سورج کی محبت کا بیان﴾

٤. مَحَبَّةُ الْبُرَاقِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ براق کی محبت کا بیان﴾

٥. مَحَبَّةُ السَّحَابِ وَالْمَطَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بادل اور بارش کی محبت کا بیان﴾

مَحَبَّةُ الْمَلَائِكَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ملائکہ کی محبت کا بیان﴾

١/٧٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عليهما السلام. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ ﷺ کی جانب سے لڑ رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی بہادری سے برسرِپیکار تھے۔ میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں، یعنی وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، [آل عمران، ٣: ١٢٢]، ١٤٨٩/٤، الرقم: ٣٨٢٨، وفي كتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ٢١٩٢/٥، الرقم: ٥٤٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في قتال جبريل وميكائيل عن النبي ﷺ يوم أحد، ١٨٠٢/٤، الرقم: ٢٣٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧١/١، الرقم: ١٤٦٨، والشاشي في المسند، ١٨٥/١، الرقم: ١٣٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ٥١/١، الرقم: ٣٤، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣٨٢/٢، الرقم: ٥٧٥٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠٧/١۔

٢/٧٨. عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه وَكَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَلَفْظُهُمَا.

’’حضرت رفاعہ بن ابی رافع رضی الله عنه جو کہ اہلِ بدر صحابہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ (یا رسول اللہ!) آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے (صحابہ) کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں یا ایسا ہی کوئی دوسرا کلمہ استعمال فرمایا۔ حضرت جبرائیل نے عرض کیا: غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

٣/٧٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ علیہ السلام

٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازی، باب: شهود الملائكة بدرا، ١٤٨٧/٤، الرقم: ٣٧٧١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ٥٦/١، الرقم: ١٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٦٥:٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٦٤/٧، الرقم: ٣٦٧٢٥-٣٦٧٢٩، ٣٦٧٣١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٤٥١/٢، الرقم: ٦٢٢٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٩١/٢، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢٤/١، الرقم: ٥٨۔

٧٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢٣٧/٦، الرقم: ٦٢٨٥، واللالكائي فی اعتقاد أهل السنة، ٧٥٢/٤، الرقم: ١٤٠٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٢١٧/٨۔

قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالْكَائِيُّ.

’’اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٤/٨٠. عَنْ رَبِيْعَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس پر اسی طرح درود (بصورتِ دعا) بھیجتے ہیں جس طرح اس نے مجھ پر درود بھیجا۔ پس اب بندہ کو اختیار ہے کہ وہ مجھ پر اس سے کم درود بھیجے یا زیادہ۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الاعتدال في السجود، ١: ٢٩٤، الرقم: ٩٠٧، واحمد بن حنبل في المسند، ٣: ٤٤٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣: ١٥٤، الرقم: ٧١٩٦، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٢: ١٨٢، الرقم: ١٦٥٤۔

٥/٨١. عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ عليه السلام فَقَالَ: أَمَا يُرْضِيْکَ يَامُحَمَّدُ، أَنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْکَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِکَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْراً، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْکَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِکَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا؟

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

قَالَ ابنُ مُبَارک في الزُّهد عَنْ كَعْبٍ قَالَ: مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا هَبَطَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ يَضْرِبُوْنَ الْقَبْرَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَحُفُّوْنَ بِهِ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسُوْا فَإِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، يَضْرِبُوْنَ الْقَبْرَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَحُفُّوْنَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُصْبِحُوْا، وَكَذٰلِکَ حَتَّى تَكُوْنَ السَّاعَةُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ.(١)

أَخْرَجَهُ الْقُرْطُبِيُّ فِي التَّذْكِرَةِ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوْا بِالْقَبْرِ، يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا، وَهَبَطَ

٨١: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ١/٣٨٤، الرقم: ١٢١٨۔

(١) أخرجه ابن مبارك في الزهد: ٥٥٨، الرقم: ١٦٠٠، والسيوطی في الخصائص الكبریٰ، ٢: ٢١٧، والصالحي في سبل الهدیٰ و الرشاد، ١٢: ٤٥٢، ٤٥٣۔

سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَحُفُّوْنَ بِالْقَبْرِ وَيَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِاللَّيْلِ وَسَبْعُوْنَ أَلْفًا بِالنَّهَارِ. وَحَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُوَقِّرُوْنَهُ ﷺ. رَوَاهُ الْقُرْطَبِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ.(۱)

قَالَ الإِمَامُ السَّيُّوْطِيُّ فِي الْخَصَائِص أنّ مَهْدَهُ كَانَ يَتَحَرَّكُ بِتَحْرِيْكِ الْمَلَائِكَةِ.(۲)

’’حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن تشریف لائے اور آپ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا: اے محمد! کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہوں گے کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ درود (بصورت دعا) بھیجتا ہوں اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہوں؟‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

’’امام عبد اللہ ابن مبارک ’’کتاب الزھد‘‘ میں حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں کہ ہر روز صبح سویرے ستر ہزار ملائکہ (آسمان سے زمین پر) اُترتے ہیں، وہ اپنے پَر (تبرکاً آپ ﷺ کی) قبرِ انور سے مس کرتے اور اُسے ڈھانپ لیتے ہیں، پھر آپ ﷺ (کی اُمت) کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا کہ وہ آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ اُنہیں (اِسی حالت میں) شام

(۱) أخرجه القرطبی في التذكره فی أُمور أحوال الموتیٰ و أُمور الآخرة: ۲۱۳، ۲۱۴، وأخرجه الدارمی في السنن مختصرًا، ۱: ۵۷، الرقم: ۹۴۔

(۲) الخصائص الکبری، ۱: ۵۳ و کذا فی المواھب والزرقانی۔

ہو جاتی ہے اور جب شام ہوتی ہے تو وہ (آسمان کی طرف) لوٹ جاتے ہیں اور پھر (اُسی طرح دوسرے) ستر ہزار ملائکہ اُتر آتے ہیں، جو اپنے پَر (تبرکاً آپ ﷺ کی) قبرِ انور سے مس کرتے اور اُسے ڈھانپ لیتے ہیں، اور آپ ﷺ کے لئے بلندئ درجات کی دُعا کرتے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا کہ وہ آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ (اِسی حالت میں) صبح کرتے ہیں اور اِسی طرح قیامت تک (ملائکہ کی جماعتوں کا یہ سلسلہ) جاری رہے گا، پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو حضور ﷺ ستر ہزار ملائکہ کے جَلو میں (قبرِ انور سے) باہر تشریف لائیں گے۔''

اس حدیث کو امام ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

''امام قرطبی تذکرۃ میں حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں کہ ہر روز صبح سویرے ستر ہزار فرشتے (آسمان سے زمین پر) اُترتے ہیں، یہاں تک کہ قبرِ انور کو (اپنے پروں سے) ڈھانپ لیتے ہیں، وہ اپنے پَر (تبرکاً اُس سے) مَس کرتے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب شام ہوتی ہے تو وہ (آسمان کی طرف) لوٹ جاتے ہیں اور پھر (اُسی طرح دوسرے) ستر ہزار فرشتے قبرِ انور کو (اپنے پروں سے) ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پَر (تبرکاً) اُس سے مس کرتے ہیں، اور ستر ہزار فرشتے رات کو اور ستر ہزار فرشتے دن کو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اور یہاں تک کہ جب (روزِ محشر) آپ ﷺ (کی قبرِ انور) کی زمین شق ہو جائے گی تو آپ ﷺ (ایسے) ستر ہزار فرشتوں کے جُھرمٹ میں (وہاں سے) جلوہ افروز ہوں گے جو آپ ﷺ کی (عظمت و) توقیر کے ڈنکے بجا رہے ہوں گے۔''

اس حدیث کو امام قرطبی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

''امام سیوطی نے الخصائص الکبری میں روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جھولا ملائکہ کے ہلانے سے ہمیشہ ہلتا رہتا تھا۔''

مَحَبَّةُ الْقَمَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چاند کی محبت کا بیان﴾

٨٢/٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ. فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

٨٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧-٣٤٣٩، وفی كتاب: التفسير/القمر، باب: وَانْشَقَّ الْقَمَرُ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا، [٢،١]، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٣-٤٥٨٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨-٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٠-٢٨٠١، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: من سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥-٣٢٨٩، والنسائی فی السنن الكبری، ٦/٤٧٦، الرقم: ١١٥٥٢-١١٥٥٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٧، الرقم: ٣٥٨٣، ٣٩٢٤، ٤٣٦٠، وابن حبان فی الصحيح، ٤/٤٢٠، الرقم: ٦٤٩٥، والحاكم فی المستدرك، ٢/٥١٣، الرقم: ٣٧٥٨-٣٧٦١، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. والبزار فی المسند، ٥/٢٠٢، الرقم: ١٨٠١-١٨٠٢، وأبويعلی فی المسند، ٥/٣٠٦، الرقم: ٢٩٢٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢/١٣٢، الرقم: ١٥٥٩-١٥٦١، والطيالسی فی المسند، ١/٣٧، الرقم: ٢٨٠، والشاشی فی المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ٤٠٤.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیش آیا، ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ تو گواہ رہنا۔''

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٧/٨٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا: اشْهَدُوا اشْهَدُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٤، وفي كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨، الرقم: ٢٨٠٠، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧، الرقم: ٣٥٨٣۔

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (حضور نبی اکرم ﷺ کے حکم پر) چاند شق کیا گیا اس وقت ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: گواہ رہنا، گواہ رہنا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨٤/٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے تھے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨٥/٩. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى

٨٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧، وفي كتاب: التفسير، باب: وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا، ٤/١٨٤٤، الرقم: ٤٥٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٢، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة القمر، ٥/٣٩٧، الرقم: ٣٢٨٦۔

٨٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٩، والبخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٤، وفي كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم—

عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا الْجَبَلِ وَعَلَى هَذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا: سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوت میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کی اس طرف اور ایک اس جانب ہوگیا کفار نے کہا (حضرت) محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کیا ہے۔ بعض کہنے لگے اگر ہم پر جادو کیا تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ترمذی کی ہیں۔

٨٦/ ١٠. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعَانِي، إِلَى الدَّخُوْلِ فِي دِيْنِکَ أَمَارَةٌ لِنُبُوَّتِکَ رَأَيْتُکَ فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُشِيْرُ بِاِصْبَعِکَ فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَ يُلْهِيْنِي عَنِ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسَّيُوْطِيُّ.

''حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی نبوت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین

-------- انشقاق القمر، ٣/ ١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨، الرقم: ٢٨٠٠۔

٨٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة ودمشق،٤: ٣٦٠، والسيوطى في الخصائص الكبرى، ١:٥٣۔

میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام طفولیت میں گھوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

مَحَبَّةُ الشَّمْسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ سورج کی محبت کا بیان﴾

١١/٨٧. **عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللَّهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ**

٨٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٤٧/٢٤، الرقم: ٣٩٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٢٩٧/٨، والذهبی فی ميزان الاعتدال، ٢٠٥/٥، وابن كثير فی البداية والنهاية، ٨٣/٦، والقاضی عياض فی الشفاء، ٤٠٠/١، والسيوطی فی الخصائص الكبرى، ١٣٧/٢، والحلبی فی السيرة الحلبية، ١٠٣/٢، والقرطبی فی الجامع لأحكام القرآن، ١٩٧/١٥۔

رواه الطبرانی بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقهٗ ابن حبان، ورواه الطحاوی في مشكل الآثار (٩/٢، ٣٨٨/٤۔ ٣٨٩) وللحديث طرق أخرى عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري رضي الله عنهم۔

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسكا المتوفى سنة (٤٧٠) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي: فی الخصائص الكبرى (١٣٧/٢): أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبرانی بأسانيد بعضها على شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (١٩٣/١): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث والآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... وقال الإمام النووي في شرحه على مسلم (١٢/٥٢): ذكر القاضي رضي الله عنه: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين ...... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

مَحَبَّةُ الْبُرَاقِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ براق کی محبت کا بیان﴾

٨٨/١٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ قَالَ: فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ ﷺ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ: قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا......

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا، وہ ایک لمبے قد اور سفید رنگ کا چوپایہ تھا۔ گدھے سے بڑا اور خچر سے کم تھا۔ اس کا قدم نظر کی انتہاء پر پڑتا تھا۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس تک پہنچا اور جس جگہ انبیاء علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھتے تھے وہاں میں نے اس کو باندھ دیا۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعات پڑھ کر باہر آیا۔ جبرئیل میرے پاس

٨٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الْإِيمَان، باب: الْإِسْرَاء بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السَّمَاوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ، ١/١٤٥، الرقم: ١٦٢۔

ایک برتن میں شراب اور دوسرے میں دودھ لے کر آئے، میں نے دودھ لے لیا، جبرئیل نے کہا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا، پھر مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور جبرائیل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا تم کون ہو؟ کہا جبرئیل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے، کہاں ہاں انہیں بلایا گیا ہے۔حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا۔......''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٨٩/ ١٣. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَکَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی الله عنه روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی۔ (حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری بننے کی خوشی میں) اس براق کے رقص کی وجہ سے آپ ﷺ کا اس

٨٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني اسرائيل، ٥/ ٣٠١، الرقم: ٣١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٦٤، الرقم: ١٢٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١/ ٢٣٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/ ٤٥٩، الرقم: ٣١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٣٥٧، الرقم: ١١٨٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ٢٣، الرقم: ٢٤٠٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/ ٤٣٥، الرقم: ١٥٧٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/ ٢٠٦۔

پر سوار ہونا مشکل ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟ حالانکہ آج تک تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ جیسا معزز و محترم ہو۔ یہ سن کر وہ براق شرم سے پسینہ پسینہ ہو گیا۔‘‘

مَحَبَّةُ السَّحَابِ وَالْمَطَرِ لِلنبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ بادل اور بارش کی محبت کا بیان﴾

٩٠/١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا

٩٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفي باب: من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب، الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، ٣/١٦٦، الرقم: ١٥٢٨، وابن الجارود في المنتقى، ١/٧٥، الرقم: ٢٥٦، والطبراني في الدعاء، ١/٢٩٧، الرقم: ٩٥٧۔

انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِيءُ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔ ہم نے اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا، پھر قسم اس کی ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! آپ ﷺ نے ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ ﷺ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔ اس روز بارش برسی، اگلے روز بھی، اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناۃ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩١/١٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا

٩١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء فی الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبوداود ـــ

رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسُهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ

--------- في السنن، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢١٤، الرقم: ٦١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٥، الرقم: ٢٦٠١، وفي الدعاء، ١/٥٩٦_٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٤٣٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٦، الرقم: ٩٥٧_

(اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''ہمیں چھوڑ کر ہمارے گردا گرد برسو۔'' تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔''

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۹۲. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ، فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ.

۹۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: التبسم والضحك، ٥/٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٢، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدعاء غير مستقبل القبلة، ٥/٢٣٣٥، الرقم: ٥٩٨٢، وفي كتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفي كتاب: الاستسقاء، باب: الاستسقاء في المسجد الجامع، ١/٣٤٣، الرقم: ٩٦٧، وفي باب: الاستسقاء في خطبة مستقبل القبلة، ١/٣٤٤، الرقم: ٩٦٨، وفي باب: إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، ١/٣٤٦، الرقم: ٩٧٤، وفي باب: من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٢-٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبوداود في السنن، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: كيف يرفع، ٣/١٥٩-١٦٦، الرقم: ١٥١٥،١٥١٧، ١٥٢٧-١٥٢٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٥٥٨، الرقم: ١٨١٨۔

فَنظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوْا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسُهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ، يُرِيْهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الإِمَامُ السَّيُوْطِيُّ فِي الْخَصَائِص عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ حَلِيْمَةُ لَا تَدَعُهُ يَذْهَبُ مَكَانًا بَعِيْدًا فَغَفَلَتْ عَنْهُ فَخَرَجَ مَعَ أُخْتِهِ الشَّيْمَاءِ فِي الظَّهِيْرَةِ إِلَى الْبُهْمِ فَخَرَجَتْ حَلِيْمَةُ تَطْلُبُهُ حَتَّى تَجِدُهُ مَعَ أُخْتِهِ فَقَالَتْ فِي هَذَا الْحَرَّةِ فَقَالَتْ أُخْتُهُ: يَا أُمَّه! مَا وَجَدَ أَخِي حَرًّا رَأَيْتُ غُمَامَةً تُظِلُّ عَلَيْهِ إِذَا وَقَفَ وَقَفَتْ، وَإِذَا سَارَ سَارَتْ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ، قَالَتْ: أَحَقًّا يَا بُنَيَّة قَالَتْ: أَيْ وَاللهِ.(۱)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے بارش مانگئے، تو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا

(۱) أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ۱: ۵۸۔

تھا۔ آپ ﷺ نے بارش مانگی تو فوراً بادلوں کے ٹکڑے آ کر آپس میں ملنے لگے پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش متواتر اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: (یا رسول اللہ!) ہم تو غرق ہونے لگے لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ آپ ﷺ مسکرا پڑے اور دعا کی: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا، ایسا دو یا تین دفعہ فرمایا۔ سو بادل چھٹنے لگے اور مدینہ منورہ کی دائیں بائیں جانب جانے لگے۔ چنانچہ ہمارے اردگرد (کھیتوں اور فصلوں پر) بارش ہونے لگی ہمارے اوپر بند ہوگئی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیتِ دعا دکھاتا ہے۔‘‘

’’امام سیوطی نے الخصائص الکبری میں روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حلیمہ سعدیہ آپ کا بہت خیال رکھتی تھی ایک روز قدرے غافل ہوگئی تو آپ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ دوپہر کے وقت ریوڑ کی طرف نکل گئے حلیمہ بے قرار ہوگئی اور فوراً تلاش میں نکلی۔ جب بہن کے ساتھ دیکھا تو اس کی جان میں جان آئی۔ بیٹی کو ناراض ہوئی کہ اتنی سخت دھوپ میں انہیں لے کر کیوں آئی ہو؟ شیماء نے جواب دیا: امی جان! میرے بھائی کو دھوپ نے کچھ نہیں کہا۔ بادل ان پر مسلسل سایہ فگن رہا، جب یہ ٹھہرتے تو وہ بھی ٹھہر جاتا اور جب یہ چلتے تو وہ بھی چل پڑتا تھا یہاں تک کہ ہم یہاں پہنچ گئے۔ حلیمہ یہ سن کر خوشگوار حیرت کے عالم میں چیخ پڑی۔ کیا یہ سچ ہے؟ میری بیٹی! شیما نے جواب دیا: ہاں، امی جان یہ بالکل سچ ہے۔‘‘

اَلْبَابُ السَّادِسُ

مَحَبَّةُ الْأَجْسَامِ الْأَرْضِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ زمینی اَشیا کی محبت کا بیان﴾

١. مَحَبَّةُ الطَّعَامِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانے کی محبت کا بیان﴾

٢. مَحَبَّةُ الْمَاءِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پانی کی محبت کا بیان﴾

٣. مَحَبَّةُ التُّرَابِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مٹی کی محبت کا بیان﴾

مَحَبَّةُ الطَّعَامِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ کھانے کی محبت کا بیان﴾

۱/۹۳. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا: أَسَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي الذِّرَاعُ. قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَمْ يَضُرَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

’’ابن شہاب نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر والوں میں ایک یہودیہ عورت نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا اور پھر وہ گوشت حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تحفے کے طور پر بھیج دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس کی دستی لی اور اُس سے کھایا اور آپ کے صحابہ میں سے چند اور نے بھی کھایا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمایا: اپنے ہاتھ روک لو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت

۹۳: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: الديات، باب: فيمن سقى رجلاً سماً أو أطعمه فمات، ۴/۱۷۳، الرقم: ۴۵۱۰، والدارمی فی السنن، ۱/۴۶، الرقم: ۶۸، والبيهقی فی السنن الکبری، ۸/ ۴۶۔

کے پاس ایک آدمی بھیجا جو اُسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودیہ عورت نے کہا: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اسی دستی (گوشت) نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اس پر اُس عورت نے کہا، ہاں (میں نے زہر ملایا ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِس سے تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢/٩٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِکَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَکَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِکَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ رضی الله عنه فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٩٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبي هريرة رضی الله عنه، ٥/٦٨٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٢، الرقم: ٨٦١٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٦٧، الرقم: ٦٥٣٢، وابن راهويه في المسند، ١/٧٥، الرقم: ٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٧، الرقم: ٢١٥٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١١٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٢٣١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٨٥۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو اسے جھاڑنا نہیں۔ سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وسق (ایک وسق دو سو چالیس کلو گرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیں ہم خود اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا (یعنی کھجوریں ختم نہ ہوئیں) یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔

٣/٩٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا

٩٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق وهي الأحزاب، ١٥٠٥/٤، الرقم: ٣٨٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ويتحققه تحققا تاما واستحباب الاجتماع على الطعام، ١٦١٠/٣، الرقم: ٢٠٣٩، والحاكم في المستدرك، ٣٢/٣، الرقم: ٤٣٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٧٤/٧، الرقم: ١٤٣٧٣، وأبو عوانة في المسند، ٣٥١/٤، الرقم: ٦٩٤٢، و ١٧٧/٥، الرقم: ٨٣٠٧، والفريابي في دلائل النبوة، ٤٩/١، الرقم: ١٧۔

فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبِمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَقَدْ أَكَلُوْا حَتَّى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سخت بھوک لگی ہے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔ میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جو پیس لئے۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال دیا۔ جب میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا، کہیں مجھے

رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں نے حاضرِ خدمت ہوکر سرگوشی کے انداز میں عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو کا آٹا ہے پس آپ ﷺ چند حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بآواز بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہٰذا آؤ چلو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا۔ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا خدشہ تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ میں نے عرض کر دیا تھا پس حضور نبی اکرم ﷺ نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہنڈیا میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لو تاکہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم، سب نے کھانا کھا لیا یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہوکر چلے گئے اور کھانا پیچھے بھی چھوڑ گئے۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٩٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ

٩٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم: ٣٣٨٥، وفي كتاب: الأطعمة، باب: من أكل—

مِنْ شَيءٍ قَالَتْ: نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ آرْسَلَكَ أَبُوْ طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ

-------- حتى شبع، ٥/٢٠٥٧، الرقم: ٥٠٦٦، وفي كتاب: الأيمان والنذور، باب: إذا حلف أن لا يأتدم فأكل تمرا بخبز وما يكون من الأدم، ٦/٢٤٦١، الرقم: ٦٣١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ويتحققه تحققا تاما واستحباب الاجتماع على الطعام، ٣/١٦١٢، الرقم: ٢٠٤٠، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ٦، ٥/٥٩٥، الرقم: ٣٦٣٠، ومالك في الموطأ، كتاب: صفة النبي ﷺ، باب: جامع ما جاء في الطعام والشراب، ٢/٩٢٧، الرقم: ١٦٧٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٦٩، الرقم: ٦٥٣٤.

فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضي الله عنها (والدۂ حضرت انس) سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور چند جو کی روٹیاں نکال لائیں۔ پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک پلے روٹیاں لپیٹ دیں پھر روٹیاں میرے سپرد کر کے باقی دوپٹہ مجھے اُڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی جانب روانہ کر دیا۔ میں روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا شمع رسالت کے گرد چند پروانے بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے کھانا دے کر بھیجا ہے؟ میں عرض گزار ہوا، ہاں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ عرض گزار ہوئیں: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فوراً رسول اللہ ﷺ کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ رسول خدا کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر جلوہ فرما ہوگئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آو۔ انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ پھر

رسول اللہ ﷺ نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت ام سلیم رضي الله عنہا نے سالن کی جگہ کپی سے سارا گھی نکال لیا۔ پھر رسول خدا نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلالو۔ پس انہوں نے سیر ہوکر کھانا کھالیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا، دس آدمی کھانے کے لیے اور بلالو۔ چنانچہ وہ بھی سیر ہوکر چلے گئے۔ پھر دس آدمیوں کو کھانے کے لیے اور بلالو۔ پس انہیں بلایا گیا۔ وہ بھی شکم سیر ہوکر کھاچکے اور چلے گئے۔ پھر دس آدمیوں کو بلانے کے لیے فرمایا گیا اور اسی طرح جملہ حضرات نے شکم سیر ہوکر کھانا کھالیا۔ جملہ مہمان ستر یا اسی افراد تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥/٩٧. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ: لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ

٩٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها، باب: قبول الهدية من المشركين، ٩٢٣/٢، الرقم: ٢٤٧٥، وفي كتاب: الأطعمة، باب: من أكل حتى شبع، ٢٠٥٨/٥، الرقم: ٥٠٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: إكرام الضيف وفضل إيثاره، ١٦٢٦/٣، الرقم: ٢٠٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٩٧/١، ١٩٨، الرقم: ١٧٠٣، ١٧١١، وأبو عوانة في المسند، ٢٠٤/٥، الرقم: ٨٣٩٩، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤٧٢/١، الرقم: ٦٥٦، والفريابي في المسند، ٨١/١، الرقم: ٤٥۔

يُشْوَى وَايْمُ اللهِ، مَا فِي الثَّلَاثِيْنَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوْا أَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ أَوْ كَمَا قَالَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سوتیس افراد حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا، اسے وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک، بکھرے ہوئے بالوں والا، دراز قد ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا، یا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ بیچتا ہوں، تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سوتیس افراد میں سے ایک بھی نہ بچا جس کو حضور نبی اکرم ﷺ نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا۔ پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا۔ پس تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھا لیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

مَحَبَّةُ الْمَاءِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پانی کی محبت کا بیان ﴾

٩٨/٦. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ. وفي رواية: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی

٩٨: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣٠٩ـ١٣١٠، الرقم: ٣٣٧٩ـ٣٣٨٠، ٥٣١٦، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الفضائل، باب: فی معجزات النبی ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، ومالك فی الموطأ، ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعی فی المسند، ١/١٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٣٢، الرقم: ١٢٣٧٠، والبیهقی فی السنن الکبری، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٤ـ

سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹۹/۷. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ. فَجَاؤُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ. فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ (بن مسعود) ﷺ سے روایت ہے کہ ہم تو معجزات کو برکت

۹۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۳/۱۳۱۲، الرقم: ۳۳۸٦، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٧، الرقم: ٣٦٣٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٤٦٠، الرقم: ٤٣٩٣، وابن خزيمة فی الصحيح، ١/١٠٢، الرقم: ٢٠٤، والدارمی فی السنن، ١/٢٨، الرقم: ٢٩، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٢، والبزار فی المسند، ٤/٣٠١، الرقم: ١٩٧٨، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/٣٨٤، الرقم: ٤٥٠١، وأبويعلى فی المسند، ٩/٢٥٣، الرقم: ٥٣٧٢، والشاشی فی المسند، ١/٣٥٨، الرقم: ٣٤٦، واللالكائی فی اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٠٣، الرقم: ١٤٧٩، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ١/٨، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/٢٧٢۔

شمار کرتے تھے تم انہیں خوف دلانے والے شمار کرتے ہو۔ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ، لوگوں نے ایک برتن آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: پاک برکت والے پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح) پانی ابل رہا تھا۔ علاوہ ازیں ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

۱۰۰/۸. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَابَيْنَ

۱۰۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۸۳، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية، ۴/۱۵۲۶، الرقم: ۳۹۲۱-۳۹۲۳، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ۵/۲۱۳۵، الرقم: ۵۳۱۶، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (۱۸)، ۴/۱۸۳۱، الرقم: ۴۵۶۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۲۹، الرقم: ۱۴۵۶۲، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۶۵، الرقم: ۱۲۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۴۸۰، الرقم: ۶۵۴۲، والدارمي في السنن، ۱/۲۱، الرقم: ۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۴/۸۲، الرقم: ۲۱۰۷، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/۲۷۲، وابن جعد في المسند، ۱/۲۹، الرقم: ۸۲۔

يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّکْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ کَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: کَمْ کُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ کُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَکَفَانَا، کُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا، ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۹/۱۰۱. عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ: کُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُکْ فِيْهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ،

۱۰۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۳/۱۳۱۱، الرقم: ۳۳۸۴، ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ۶/۵۸۵۔

فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِيْنَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَقَالَ الْقُرْطُبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: قَضِيَّةُ نَبْعِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ﷺ تَكَرَّرَتْ مِنْهُ فِي عِدَّةِ مَوْطِنٍ، فِي مَشَاهِدَ عَظِيْمَةٍ، وَوَرَدَتْ مِنْ طُرُقٍ كَثِيْرَةٍ، يُفِيْدُ مَجْمُوْعُهَا: الْعِلْمُ الْقَطْعِيُّ الْمُسْتَفَادُ مِنَ الْمُتَوَاتِرِ الْمَعْنَوِيِّ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (صحابہ کرام پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے) سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد (پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

’’امام قرطبی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی پھوٹنے کا مسئلہ ایک سے زیادہ جگہ، اور کئی لوگوں کی موجودگی میں تکرار کے ساتھ رونما ہوا، اور بہت سارے طرق سے منقول ہوا، ان سب کا مجموعہ، علم قطعی کا فائدہ دیتا ہے، جو متواتر معنوی سے حاصل ہوتا ہے۔‘‘

مَحَبَّةُ التُّرَابِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مٹی کی محبت کا بیان﴾

١٠٢/١٠. عَنْ إِيَاسَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُو ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرَى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِإِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرَى فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِي فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا

١٠٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: في غزوة حنين، ١٤٠٢/٣، الرقم: ١٧٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٤٥١/١٤، الرقم: ٦٥٢٠، والروياني في المسند، ٢٥٣/٢، الرقم: ١١٥٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١٢٧/١، الرقم: ١٣٦، والحسيني في البيان والتعريف، ٧٦/٢، الرقم: ١٠٩٨، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٣٢/٨، والمناوي في فيض القدير، ١٥٣/٤۔

بِتِلْکَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں گئے، جب ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوا تو میں آگے بڑھ کر ایک گھاٹی پر چڑھ گیا، دشمن کا ایک شخص سامنے سے آیا، میں نے اس کے تیر مارا، وہ چھپ گیا اور مجھ کو پتا نہ چل سکا اس نے کیا کیا، میں نے قوم کی طرف دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے چڑھ رہے تھے، ان کا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کا مقابلہ ہوا، حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ پشت پھیر کر بھاگے، میں بھی شکست خوردہ لوٹا، درآنحالیکہ مجھ پر دو چادریں تھیں، ایک میں نے باندھی ہوئی تھی اور دوسری اوڑھی ہوئی تھی، میرا تہبند کھل گیا تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے شکست خوردہ لوٹا درآنحالیکہ آپ اپنے خچر شہباء پر سوار تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن الاکوع خوف زدہ ہو کر دیکھ رہا ہے، جب دشمنوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ خچر سے اترے اور زمین سے خاک کی ایک مٹھی اٹھا کر دشمن کے چہروں کی طرف پھینکی اور فرمایا: ان کے چہرے قبیح ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس مٹھی سے ان کے ہر انسان کی آنکھ میں مٹی بھر دی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے، سو اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان کو شکست دی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۰۳ / ۱۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة قَالَ: إِنَّ رَجُلًا

۱۰۳: أخرجه مسلم نحوه فی الصحيح، کتاب: صفات المنافقين وأحکامهم، ۴/۲۱۴۵، الرقم: ۲۷۸۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۱۲۰، الرقم: ۱۲۲۳۶، ۱۳۳۴۸، والبيهقی فی السنن الصغری، ۱/۵۶۸، الرقم:—

كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَاشِئْتُ فَمَاتَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ وَقَالَ أَنَسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُوْطَلْحَةَ: أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا کر مل گیا اور کہنے لگا: میں تم میں سب سے زیادہ محمد مصطفیٰ کو جاننے والا ہوں۔ میں ان کے لئے جو چاہتا تھا لکھتا تھا سو وہ شخص جب مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا وہ اس جگہ آئے جہاں وہ مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ پوچھا اس (لاش) کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم نے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور امام احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

.... ۱۰۵٤، وعبد بن حميد فی المسند، ۱/۳۸۱، الرقم: ۱۲۷۸، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ۲/۱۸۸، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ۲/۳۸۷، الرقم: ۵۷۹۸۔

مصادر التخريج

۱۔ **القرآن الحکیم۔**

۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۔ **أزدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب۔** بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٤۔ **اسماعیلی**، ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی (۲۷۷۔۳۷۱ھ)۔ **معجم الشیوخ أبي بکر الإسماعیلي۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۵۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٦۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۷۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔ ۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۹۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ شرح السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۰۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۱۱۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ دلائل النبوۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۲۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ الزھد الکبیر۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹۶ء۔

۱۳۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۴۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۱۵۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ المدخل إلی السنن الکبری۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۱۷۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۸۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیۃ والخصائص المصطفویۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ء۔

۱۹۔ **جرجانی**، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۰۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۱۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفوۃ الصفوۃ۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۲۲۔ **ابن ابی حاتم**، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابومحمد الرازی (۳۲۷ھ)۔ الجرح والتعدیل۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ۱۲۷۱ھ۔

۲۳۔ **حارث**، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۲٤۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔

۲۵۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دارالباز للنشر والتوزیع۔

۲٦۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۲۷۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۸۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹۔

۲۹۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۳۰۔ **حصکفی**، صدر الدین موسیٰ بن زکریا (۶۵۰ھ)۔ **مسند الإمام أبي حنيفة**۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

۳۱۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۳۲۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۳۳۔ **ابن حیان**، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حبان اصبہانی، ابو محمد (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

۳۴۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۳۵۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۶۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔

۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبہ المعارف، ۱۴۰۳ھ۔

٣٧۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷۴۱ھ)۔ مشکوۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

٣٨۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٣٩۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

٤٠۔ **ابوداود**، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٤١۔ **ابن ابی دنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ الأولیاء۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٤٢۔ **دیلمی**، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٤٣۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال في نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٤٤۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٤٥۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ تذکرۃ الحفاظ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٦۔ **ابن راشد،** معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٤٧۔ **ابن راہویہ،** ابو یعقوب اِسحاق بن اِبراہیم بن مخلد بن اِبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

٤٨۔ **ابن رجب حنبلی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔** بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

٤٩۔ **رویانی،** ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ **المسند۔** قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٥٠۔ **زرقانی،** ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواہب اللدنیۃ۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

٥١۔ **زیلعی،** ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الہدایۃ۔** مصر، دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

٥٢۔ **ابن سعد،** ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری۔** بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٥٣۔ **سعید بن منصور،** ابوعثمان الخراسانی، (۲۲۷ھ)۔ **السنن۔** ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

٥٤۔ **سیوطی،** جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تدریب الراوي في شرح تقریب النووي۔**

ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

۵۵۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر في أحادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۵۶۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۵۷۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدیباج علی صحیح مسلم**۔ الخبر، سعودی عرب: دارابن عفان، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۵۸۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **مفتاح الجنة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: الجامعۃ الإسلامیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۵۹۔ **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۶۰۔ **شافعی**، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۱۔ **شافعی**، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **تاریخ مدینہ دمشق**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۲۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

٦٣۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٦٤۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔ ۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٦٥۔ **صیداوی**، محمد بن احمد بن جمیع، ابوالحسین (م ۳۰۵۔۴۰۲ھ)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

٦٦۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

٦٧۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

٦٨۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٦٩۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٧٠۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٧١۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۷۲۔ **طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ الرياض النضرة في مناقب العشرة۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۷۳۔ **طیالسی**، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۷٤۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۷٥۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ جامع بيان العلم وفضله۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء

۷٦۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۷۷۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔ ۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۷۸۔ **عجلونی**، ابو الفداء إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔ ۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ كشف الخفا ومزيل الألباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۷۹۔ **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷۔ ۳۶۵ھ)۔ الكامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۸۰۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تاريخ دمشق الكبير (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۸۱۔ **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۸۲۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱٦ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۸۳۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٦۲۷۶۲۔۸۵۵ھ/ ۱۳٦۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاري شرح علی صحیح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٨٤۔ **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷۔۳۰۱ھ)۔ **دلائل النبوة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰٦ھ۔

۸۵۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷٦۔۵۴۴ھ/ ۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ **الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربي۔

۸٦۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷٦۔۵۴۴ھ/ ۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ **الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی** ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

۸۷۔ **ابن قانع**، عبد الباقی (۲٦۵۔۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

۸۸۔ **قرطبی**، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰی بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربي۔

۸۹۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین في أخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان:

دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۹۰۔ **قسطلانی**، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔ ۹۲۳ھ/ ۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۹۱۔ **قضاعی**، ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۹۲۔ **ابن قیسرانی**، ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/۱۰۵۶۔۱۱۱۳ء)۔ **تذكرة الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۹۳۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۹۴۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۹۵۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **شمائل الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۹۶۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۹۷۔ **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

۹۸۔ **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔

بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۹۹۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اُصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۰۰۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **کتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۱۔ **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۲۔ **ابو محاسن**، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

۱۰۳۔ **المحاملی**، حسین بن اِسماعیل الضبی ابو عبداللہ (۲۳۵۔۳۳۰ھ)۔ **الأمالي**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۱۰۴۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابوعبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظيم قدر الصلاة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۱۰۵۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۰۶۔ **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۰۷۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ،

سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۰۸۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ۔ فضائل بیت المقدس**۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۹۔ **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۱۰۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۱۱۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۱۲۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

۱۱۳۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۱۴۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۱۵۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔

۱۱۶۔ **نووی**، ابو زکریا یحیٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

۱۱۷۔ **نووی**، ابو زکریا، یحیٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۱۸۔ **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۱۱۹۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۲۰۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۲۱۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۲۲۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریہ، ۱۴۰۷ھ۔